مفت سلسلہ اشاعت ۱۲۹

اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
FEBRUARY 2005

ذکرِ رضا

مصنف

خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمود جان قادری رضوی علیہ الرحمہ

جمعیّت اِشاعت اہلِسُنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ

مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۱۲۹

نام کتاب	ذکرِ رضا
مصنف	حضرت علامہ مفتی محمود جان قادری رضوی (متوفی ۱۳۵۰ھ)
تعداد	۲۰۰۰
ضخامت	۶۴
سن اشاعت	فروری ۲۰۰۵ء

مفت ملنے کا پتہ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

مرکزی دفتر: نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی، فون: 2439799

ویسے تو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خاں نور اللہ مرقدہ کی سوانح حیات پر سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور تاہنوز لکھی جارہی ہیں لیکن خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا شاہ محمود جان قادری رضوی علیہ الرحمہ نے امام اہل سنت کے مختصر حالات و اقعات، منفرد انداز یعنی شاعری کی صورت میں قلم بند فرمائے۔ جس کی اشاعت پر ادارہ صاحبزادہ خطیب پاکستان، حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی کا تہہ دل سے مشکور ہے جن کی مساعی جمیلہ کے باعث یہ کتاب منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئی۔ اور رئیس دار الافتاء جمعیت اشاعت اہل سنت، مولانا مفتی عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود، اصل کتابیں "فتاویٰ حرمین" اور "حسام الحرمین" (جس میں علماء عرب عجم کی تصدیقات مرتب کی گئیں ہیں) سے عبارتوں کو تصحیح میں مدد فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جملہ علماء اہل سنت کا سایہ تادیر قائم فرمائے آمین۔

ادارہ

مختصر سوانح حیات

خلیفہ اعلیٰ حضرت، علامہ مفتی محمود جان قادری رضوی (رحمہ اللہ) متوفی ۱۳۵۰ھ

حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) کا تعلق ایک بہت ہی دیندار اور علمی گھرانے سے تھا۔ امت مسلمہ کی خدمت اور رہنمائی ان کے آباؤ اجداد کی خوبیوں میں سے ایک تھی۔ ان کے والد گرامی، حضرت علامہ حافظ غلام رسول (رحمہ اللہ) ایک ممتاز عالم دین اور اپنے وقت کے استاذ الاساتذہ تھے۔ حصولِ علم دین کیلئے لوگ کابل، قندھار، بارقند اور سمرقند سے طویل سفر طے کر کے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت علامہ غلام رسول (رحمہ اللہ) کی عظیم خدمات میں سے ایک خدمت یہ تھی کہ انہوں نے اپنے دور میں افغانستان میں ایک عظیم فتنہ کا خاتمہ کیا، اور وہ فتنہ وہابیت تھا جو کہ اسماعیل دہلوی نے اپنے ایک شاگرد کے ذریعہ افغانستان میں پھیلایا، افغانستان کے لوگ جلد ہی تذبذب کا شکار ہو گئے اور گمراہ کن وہابی تعلیمات کی وجہ سے راہ راست سے ہٹنے لگے۔ ایسے وقت میں حضرت علامہ غلام رسول (رحمہ اللہ) نے اسماعیل دہلوی اور وہابیت کا رد کیا۔ انہوں نے افغانستان کے لوگوں کو وہابیوں کے گمراہ کن عقائد پر مطلع کیا۔ ان کی کوششوں کی بدولت افغانستان کے لوگوں نے اس خطرہ کو سمجھا اور وہابیوں کے خلاف ہو گئے۔ بہت سے وہابی جہنم رسید ہوئے اور جو بچ گئے وہ افغانستان سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

یہ تھا وہ ماحول جس میں حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) پروان چڑھے۔ انہوں نے اپنی بنیادی تعلیم اپنے والد ماجد کی زیر سرپرستی حاصل کی۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد، انہوں نے کاٹھیاوار جام جودھ پور (گجرات) کی طرف ہجرت فرمائی۔ جہاں انہوں نے مسلمانوں کی خدمت کی۔ ابتداء میں وہ اپنی مناظرانہ صلاحیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ اور کئی عیسائی رہنماؤں کو مناظرہ میں شکست فاش دی۔ انہوں نے پھر ایک کامل پیر ومرشد کی صورت میں روحانیت کی تلاش میں

نکلنے کا فیصلہ کیا، جیسے ہی انہوں نے یہ ارادہ کیا ایسا لگا جیسے کہ مارہرہ مطہرہ کے پیرانِ عظام نے اپنی رحمت بھری توجہ ان کی طرف مبذول فرمائی اور اپنے نمائندہ اور اپنے پیارے پیرو کار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی (رضی اللہ عنہ) کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی تا کہ ایک نوخیز ہیرا تراشہ اور چمکایا جاسکے اس حد تک کہ اس کی روشنی ایک دن پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو منور کردے۔

حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ) خود اس واقعہ کو بیان کرتے ہیں۔

''طویل عرصہ سے میرے دل میں یہ خیال تھا کہ جب تک کہ میں ایک کامل اور بلند پایہ پیر کو نہ پالو میں مرید نہیں بنوں گا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب میں نے حضرت مولانا محمود ضیاء الدین صاحب پیلی بھیتی (رحمۃ اللہ) کا مرتب دیا ہوا اسلامی رسالہ پڑھنا شروع کیا تھا جو کہ علم و دانش کے جواہر سے پر تھا۔ اسی میں، میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں پڑھا۔ فوری طور پر میرے دل نے کہا کہ اس دور میں اتنی عظیم ہستی کا پانا کوئی عام بات نہیں۔ خدائی رہنمائی کے ذریعہ میں نے بریلی شریف کا سفر اختیار کیا، جہاں میں نے اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت کی رحمت بھری عدالت میں پیش کیا، جس وقت میں نے ان کے نورانی چہرے کو دیکھا، میرا دل پگھل گیا، میرا ایمان تازہ ہوگیا اور میرا دل کھل اُٹھا کہ ایسا اس سے پہلے کبھی نہ ہوا۔

میں ایک ایسا عظیم پیر پا چکا تھا کہ جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا، میں نے داخل سلسلہ ہونے کی درخواست کی اور میرے مرشد نے مجھے اپنے مرید کی حیثیت سے قبول کیا، فوری طور پر مجھے اجازت و خلافت سے نوازا، پھر اپنے گھر کے اندر تشریف لے گئے، اپنا لباس اُتارا، جو اس وقت انہوں نے زیب تن کیا ہوا تھا، اور مجھے اپنا کرتا، پاجامہ، عمامہ، اور صدری عطا فرمائی۔ بحر سخاوت کی طرف سے یہ بڑی عطا تھی انہوں نے اپنے اس عاجز خادم کو سلسلہ عالیہ قادریہ، برکاتیہ، رضویہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ اور دیگر سلاسل میں تاج خلافت سے نوازا۔ انہوں نے میرے لئے انتہائی محبت اور عزت کا اظہار فرمایا، اور اس دوران انہوں نے مجھے کئی القابات سے نوازا، اور مجھ سے اتنی محبت کا

اظہار فرمایا کہ میں زندگی بھر اس کو نہیں بھلا سکتا۔''

پیر اور مرید کے اس ملن کی خوبی یہ تھی کہ جس وقت اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) نے حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) کو داخل سلسلہ فرمایا اس وقت ان کی صحیح عمر کا اندازہ نہیں لیکن کئی مفکرین کا کہنا ہے کہ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کی عمر چالیس (۴۰) سال اور حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) کی عمر اسّی (۸۰) سال کی تھی۔ حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ وہ اپنے پیر کی معرفت بحر شریعت وطریقت دونوں سے نوازے گئے۔ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) اپنے مرید سے انتہائی محبت فرماتے اور کئی موقعوں پر اس کا اظہار بھی فرمایا، مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں،

''اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کے وصال سے نو یا دس ماہ قبل، انہوں نے مجھے ایک رحمت بھرا خط لکھا، جس میں انہوں نے کہا کہ ان کی کتاب ''الاستمداد'' میں انہوں نے اپنے تمام خلفاء کے نام درج کئے ہیں اور میرا نام غیر ارادی طور پر چھپنے سے رہ گیا ہے میں کہتا ہوں کہ غیر ارادی طور پر میرے نام کا رہ جانا، میرے لئے ایک بڑی رحمت کا ذریعہ ثابت ہوا، کیونکہ میرے شیخ نے اس موقع پر میرے لئے دعا فرمائی۔''

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) نے اپنے مکتوب میں حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) سے کیا فرمایا:

''میری انتہائی مصروفیات اور ذمہ داریوں کی وجہ سے مجھ سے آپ کا نام غیر ارادی طور پر رہ گیا جو کہ قصیدہ الاستمداد کے آخر میں میرے خیر خواہوں اور مددگاروں کی فہرست میں سنہری حروف سے کندہ ہونا چاہئے تھا مجھے اس کا احساس اس وقت ہوا جب وہ چھپ چکی تھی اور مجھے ابھی تک اس کا افسوس ہے''۔

حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) اپنے پیر پر کامل یقین رکھتے تھے اور اپنے پیر کی محبت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ ذاتی طور پر ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے پیر پر کتنا کامل یقین رکھتے تھے وہ کہتے ہیں۔

''میں نے اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کے چالیس روزہ ختم کے دوران اپنے مرشد کے مزار

پُر انوار پر حاضری دی اور بارگاہِ الٰہی میں اس کے منتخب بندے اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کے وسیلے سے بیٹے کی درخواست کی، الحمدللہ! اُسی سال کے دوران اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے ایک بیٹا نوازہ جس کا نام میں نے ''احمد رضا'' رکھا۔

یہ بات پیش نظر رہے کہ حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) کی عمر ایک سو آٹھ برس کی تھی۔ جب ان کے بیٹے کی ولادت ہوئی۔ سبحان اللہ! (آپ کی تین ازواج، جن سے ۷ بیٹے اور ۱۱ بیٹیاں تولد پذیر ہوئیں)۔

یہ حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) ہی تھے، جنہوں نے اپنے ایک سفر کے دوران جلی ہوئی ماچس کی تیلیوں کو بطور قلم استعمال کر کے اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کے مزار کے لئے گنبد کا نقشہ بنایا، یہ تقریباً وہی نقشہ ہے جو ہم اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کے مزار پر دیکھتے ہیں، بالفاظ دیگر اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کے مزار کے گنبد کا نقشہ ان کے مرید حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) نے تیار کیا۔ حضرت مفتی محمود جان (رحمہ اللہ) نے کئی کتب تصنیف فرمائیں جن میں مشہور ذکر رضا (جو کہ اس وقت آپ کے پیش نظر ہے) اور ''ایضاح سنت'' ہیں۔ یہ دونوں تصانیف علم و دانش کے سچے متلاشیوں کے لئے جواہر پارے ہیں۔ ان کی کتاب ''ایضاح سنت'' ترسیٹھ (٦٣) نامور، مفکروں سے تصدیق شدہ ہے جن میں اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام، حضور مفتی اعظم ہند، علامہ صدر الشریعہ اور محدث سورتی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) شامل ہیں۔ آپ کے عقیدت مندوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے مگر پوری زندگی نہ کسی کو مرید کیا اور نہ ہی خلافت سے نوازا۔

یہ نامور مفکر، سچا خادم، وفادار بندہ اور عظیم رہنما ایک سو اٹھارہ (118) سال کی عمر میں ۳/ صفر، ۱۳۵۰ھ کو اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف روانہ ہوا۔ وہ روشنی جس نے کفر وشرک کے اندھیروں کو دور کر کے کئی دلوں کو جگمگایا اپنے مولا کی محبت میں رخصت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمود جان (علیہ الرحمہ) کے مزار مبارک پر اپنی خصوصی رحمتوں کا نزول فرمائے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت و بے ثباتی دنیا

لائق حمد و ثنا ہے وہ قدیر و معبود
کردیا کُن سے ہراک چیز کو جس نے موجود

ساتھ ہی اس کے لکھا سب کیلئے حکمِ فنا
ہے حقیقت میں اسی ذاتِ مقدس کو بقاء

گلشنِ دہر میں ہر گل ہوا صنعت پہ دلیل
پتے پتے سے ہویدا ہوئی عرفان کی سبیل

گوہرِ وصف نہ کیوں اس پہ ہوں ہر لحظہ نثار
جس کے نعما کا کوئی کر نہیں سکتا ہے شمار

نعمت علم کی ہر چیز سے افضل پیدا
اسکے اعزاز پہ ہے فہم و خِرد بھی شیدا

جس کو اس نعمتِ عظمیٰ سے فضیلت بخشی
جانشینی رسل کی اسے عزت بخشی

اپنے عرفان کی رکھی ہے اسی میں قوت
کردیا جس کو عطا کھول دی اسکی قسمت

علم دینی کو یہ بخشا ہے وقار و اعزاز
جملہ علموں سے کیا خاص اسی کو ممتاز

شاہِ طیبہ کو ہراک شے سے بنایا افضل
ہر کرامت میں کیا سب سے مکرم اَکمل

اپنے نعما کا کیا خاص اسی پر اِتمام
واہ کیا خوب دیا اُس نے یہ ان کو انعام

مرتبہ ایسا بڑھایا کہ حبیب اپنا کیا
کل خلائق کو تصرف میں اسی شہ کے دیا

رفعتِ ذکرِ رَفَعْنَا سے عیان و اظہر
سب بڑوں سے وہ بڑا سارے جہاں کا سرور

وسعتِ صدرِ منور کا بیاں نشرح ہے
ہوگئی اس پہ زمانے کی درخشاں ہر شے

انبیاء ذات مقدس یہ ہیں اسکی نازاں
اولیاء اسکی رضا کے ہیں ہمیشہ خواہاں

روح روح القدس اس سے ہوئی فرحاں شاداں
ہے کلام اسکا فرح بخش کلیم سبحاں

مہر توحیدِ خدا اس سے ہوا نور افشاں
نور ایماں سے منور کیا اسنے دوراں

ظلمتِ کفر و بطالت ہوئی اس سے کافور
نیر حق و ہدایت کا ہوا اس سے ظہور

ذات و اوصاف کا آئینہ بنایا اس کو
اپنے اسرار کا گنجینہ بنایا اسکو

لکھ سکوں اسکی فضیلت کو نہیں ہو امکان
کردیا حق نے اسے دونوں جہاں کا سلطان

جب کیا ایسے شہ ہر دو جہاں نے پردہ
کھل گیا صاف نہیں جائے اقامت دنیا

انقلاباتِ جہاں ہم کو یہ دیتے ہیں خبر
آگیا وقتِ سفر باندھ لو اپنا بستر

زندگانی کے تعاقب میں فنا ہے ہر دم
اک گھڑی ایسی مقرر ہے فنا ہو عالم

شادمانی ہے کہیں گریہ کسی جا دیکھا
قدرت حق کا عجب ہم نے تماشا دیکھا

تاریخ ولادت وذکر غیبی بشارت وتحصیل علوم وآغاز وعظ فرمائی وفتویٰ نویسی وبیعت وغیرہ مع قید سال

دسویں تاریخ تھی شوال کی روز[1] ہفتہ
تھی صدی بارہویں اور ۱۲۷۲ سال بہترواں تھا

خلعت علم لدنی سے مزین ہوکر
لائے اس دور میں تشریف وہ دین کے سرور

دن عقیقے کے مبشر ہوئے اس کے دادا[2]
عالم خواب میں ان سے کوئی کچھ کہتا تھا

جس کی تعبیر یہ ٹھہری کہ یہ تیرا لڑکا
فاضلِ فردِ جہاں عارفِ رحمٰن ہوگا

جب ہوا چار برس کا وہ امام ذی شان
کر چکا ختم بصد حسن کلام سبحان

چھ برس کا نہ ابھی سن گرامی پایا
مجلس وعظ میں بے خوف بیاں فرمایا

پندرہ[3] سال کا سن ہونے نہ پایا کامل
کر چکا درس کی تکمیل وہ یکتا فاضل

پھر فضیلت کا عمامہ سر انور پہ بندھا
بَارَكَ اللّٰه کی ہر سمت سے آتی تھی صدا

---

[1] اور وقت ظہر تھا اور اسی وقت انتقال بھی فرمایا ۱۲۔

[2] جدامجد کا اسم سامی قدوۃ العارفین زبدۃ الفاضلین حضرت مولانا مولوی محمد رضا علی خاں قادری قدس سرہ تھا ۱۲۔

[3] ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو تکمیل درس فرمائی ۱۲۔

مرحبا فرطِ محبت سے کسی کے لب پر شور و تکبیر سے بس گونج اٹھا جلسہ بھر

علم معقول کو منقول کو والد[۱] سے پڑھا حقِ تحقیق کیا دونوں اماموں نے ادا

جیسا شاگرد تھا ویسا ہی پڑھانے والا دونوں فاضل سے ہوئی رونق دینی بالا

کارِ افتا کو اسی وقت[۲] سے باحکم پدر خوب محنت سے توجہ سے کیا شام و سحر

چھ برس رہ گئے جب تیرہ صدی[۳] میں باقی سمت مارہرہ روانہ ہوا دیں کا ساقی

زیب سجادہ تھے اس وقت میں شہ آل رسول انکی بیعت سے مشرف ہوا وہ تاجِ فحول

کل سلاسل کی اجازت کو خلافت کو عطا کردیا اس شہ والا نے بپاس رتبہ

قابلیت تھی اس کو جو ہوا ہے حاصل واصل بحرِ طریقت وہ ہوا دریا دل

پھر حدیثوں کی سند اسکو وہاں سے بھی ملی ہے یہ سب فضل خدا اور عنایات نبی

حرمین شریفین کو تشریف لیجانا اور وہاں کے اجلہء علما و مفتیان و آئمہ کا اعلیٰ حضرت کے ساتھ نہایت اعزاز و اکرم سے پیش آنا اور مکہ مکرمہ میں ایک امام شافعیہ کی عجیب فراست و عزت فرمائی و ذکر شرح رسالۂ حج وغیرہ

بعد یک سال[۴] ہوئی ملک عرب کی نہضت ساتھ میں اپنے پدر کے بخلوص اُلفت

تھے جو دونوں حرم پاک کے اہل افتاء صاحبان شرف و فضل و علوم و انشاء

حقِ تعظیم و بزرگی کو ادا فرمایا سرور اہلِ سنن اس کو یقیناً اپنا پایا

۱؎ اسم گرامی خاتمۃ المحققین عمدۃ المدققین حضرت مولانا مولوی محمد نقی علی خاں قادری برکاتی دام فیضہم تھا ۱۲

۲؎ ۱۲۸۶ھ سے ۱۲۔

۳؎ ۱۲۹۴ھ

۴؎ ۱۲۹۵ھ

نعمتِ حج و زیارت سے تمتع پا کر شکر خلاق بجا لایا وہ دین کا رہبر

بابِ کعبہ کی طرف ہی جو مقامِ [1] ممتاز قرب میں اسکے جو وہ پڑھ چکا مغرب کی نماز

ناگہاں آکے ملا شاہ سے اک مرد ہمام صاحبِ علم اتم اہلِ فضیلت کا امام

اپنے اوصاف میں وہ عارفِ حق کامل تھا شافعیہ کی امامت کا شرف حاصل تھا

اسم [2] سامی تھا حسین اسکا عرب میں معروف لے گیا اپنے مکاں میں وہ امام موصوف

دیر تک اس نے وہاں اس کی جبیں کو پکڑا پھر کہا اس نے رضا سے کہ اے عالی رُتبہ

اس جبیں [3] سے ہے تری نور خدا جلوہ گر پالیا میں نے یہ تحقیق اسے اے سرور

پھر حدیثوں کی سند اس [4] نے بھی بے مانگے دی یہ اثر حبِ نبی کا یہ علامت اس کی

ہیں جو مشہور حدیثوں میں صحاح ستہ دی سند جملہ کتابوں کی بڑھایا رُتبہ

قادریہ کے طریقے کی اجازت بھی عطا کی بصد جوش عنایات و بصد لطف و ولا

بے طلب اس کو عطا ہوتے ہیں نعما ایسے ہے یہ سب فضل خدا جس کو چاہے دیدے

بعد اِعطای سند اس نے بیاں فرمایا تا بخاری ہیں سنو اس میں وسائط گیارہ

پھر دیا اپنا رسالہ [5] جو مناسک میں تھا کہ کرو اس کے مطالب کو بخوبی املا

---

[1] یعنی مقام ابراہیم علی نبینا وعلیہ افضل الصلاۃ والتسلیم ۱۲

[2] مولانا وسیدنا شیخ حسین بن صالح جمل اللیل علوی فاطمی قادری مکی امام وخطیب شافعیہ ۱۲۔

[3] یہ جملہ فرمایا اِنِّیْ لَاَجِدُ نُوْرَ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الْجَبِیْن جس کا ترجمہ اس شعر میں ہے۔

[4] پہلے والد ماجد سے ملی پھر صاحب سجادۂ مارہرہ شریف نے عنایت کی پھر آپ نے بھی عطا فرمائی۔

[5] اس شیخ کا ایک ارجوزہ مسمی بالجوھرۃ المضیۃ زبان عربی میں تھا فرمایا اکثر اہل ہند اس سے مستفیض نہیں ہو سکتے اول تو زبان عربی دوسرے مذہب شافعی، ہندی اکثر حنفی ہیں، میں چاہتا ہوں اسکی اردو میں شرح لکھو اور مذاہب حنفیہ کی توضیح کردو چنانچہ صاحب ترجمہ علامہ ممدوح نے بحالت سفر وبعدم موجودگی کتب وہ شرح لکھی کہ شیخ موصوف دیکھ کر پھڑک گئے، اول ابیات کا ترجمہ کیا پھر شرح میں پہلے مطلب پھر اختلاف مذاہب حنفیہ و شافعیہ اور بیان مذہب حنفیہ میں اختیار راجح وترک مرجوح وغیرہ کے ساتھ متصف فرمایا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

دوسرے روز ہوئی ختم وہ شرح انور | کی صفت جسکی مصنف نے بیان سے باہر
کس قدر جلد لکھی کتنے مطالب لکھے | مستقل ایک رسالہ ہے بیاں میں حج کے
تھا وہاں اور بھی اک مرد کریم و امجد | نخل خوبی کا ثمر نام تھا سید احمد
علم ظاہر کا اگر شمس تو باطن کا قمر | شافعیہ میں نہ تھا کوئی بھی اسکا ہمسر
ان کے مذہب کا وہاں مفتیٔ اعظم تھا وہی | اہل ارشاد کا سردار و مکرم تھا وہی
تیسرے اور تھے اک علم کے مہر تاباں | چشمۂ فیض تھے اور نام تھا عبد الرحمان
جملہ احناف کے مفتی معظم تھے وہاں | ناصر دین متین دافع شر و طغیان
مثل اس شیخ کے ان دونوں اکابر نے بھی | کی سند اسکو عطاء جملہ علوم دین کی
مختصر یہ کہ ہوئی دونوں حرم میں عزت | وسعت علمِ رضا کی ہے وہ شان و شوکت

دوبارہ حرمین طیبین جانا اور وہاں کے اکابر علماء و فضلا و اہلِ افتاء کا اس کی عزت فرمانا اور مختلف علوم میں اس سے سندیں لینا اور اس کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کرنا

بار دیگر جو گیا حج کو وہ مذہب کا رئیس | تیرہویں سیکڑے پہ ۱۳۲۳ھ سال تھے زائد تیئیس
حج ادا کر کے مدینے کو گیا وہ سردار | شکرِ حق دونوں جگہ اس کا ہوا خوب وقار

(بقیہ حاشیہ) اور بروز دوشنبہ ۷ ذی الحجہ سال مذکور کو ختم فرما کے النیرۃ الوضیہ شرح الجوھرۃ المضیہ سے ملقب کیا پھر اس پر بعض منہیات وحواشی تحریر فرمائے جن میں فوائد لطیفہ وتوضیح مسائل وتخریج احادیث وغیرہ کی گئی یہ تعلیق بھی ایک رسالہ ہوگئی جس کا نام نامی الطرۃ الوضیہ علی النیرۃ الوضیہ رکھا گیا یہ کتاب قابل دید و مسائل حج میں بے ندید ہے مطبع انوار محمدی، لکھنؤ ۱۳۰۸ھ میں طبع ہوتے ہی شائقین نے دست بدست لے لی اور اکثر محروم رہ گئے حق تعالی دوبارہ چھپوائے اور شائقین کی مراد برلائے آمین ۱۲

پیشوایانِ شریعت ہوئے اس پہ نازاں رازدارانِ طریقت ہوئی اس سے شاداں
بعض پیچیدہ[۱] مسائل کو کیا حل ان کے جن میں حیران و پریشان تھے ایک مدت سے
دونوں شہروں کے صنادید اکابر جو تھے معدنِ علم و ہدایت کے جواہر جو تھے
سب نے تسلیم کیا اس کو امام و استاد مطلع علم خدا داد و ذکای ارشاد
کوئی بیعت[۲] سے مشرف کوئی تلمیذ ہوا کوی دیتا تھا دعائیں کوئی کرتا تھا ثناء
ہے وہی آج تک اس شہ کی عرب میں عزت رفعتِ علمِ لدنی کا وقار و حرمت

---

۱ منجملہ ان کے ایک مسئلہ نوٹ کا ہے جس میں ماله وما علیه سے کامل بحث فرمائی اور ایسا خوبی سے حل فرمایا کہ بڑے بڑے مفتیانِ عرب نے صاحبِ ترجمہ کا لوہا مانا اور ردمدح و تحسین میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا یہ ایک ہزار سالہ ہو گیا جس کی نقلیں اکابر علمائے حرمین نے لیں پھر مع ترجمہ حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا، نام نامی کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم ہے۔

۲ بعض تلامذہ و مریدین صاحب ترجمہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق مفتی حنفیہ مکہ معظمہ۔ حضرت مولانا سید اسماعیل بن سید خلیل آفندی محافظ کتب خانہ مکہ مکرمہ۔ حضرت مولانا سید ابو حسین مرزوقی امین الفتوی و مدرس حرم مکہ معظمہ۔ حضرت مولانا شیخ اسعد دہان مدرس حرم مکہ مشرفہ۔ حضرت مولانا شیخ عبدالرحمن دہان مدرس حرم مکہ مکرمہ۔ حضرت مولانا محمد سعید مدنی شیخ الدلائل و مدرس حرم مدینہ طیبہ۔ حضرت مولانا سید عبدالحی فاسی مغربی خاتمۃ المحدثین و مصنف رسائل ستین۔ حضرت مولانا شیخ عبداللہ مرداد مدرس وامام و خطیب حرم مکہ مکرمہ ابن حضرت مولانا شیخ احمد ابوالخیر شیخ الخطباء و شیخ الائمہ۔ ان صاحب نے نہایت خصوصیت کے ساتھ بیعت فرمائی۔ حضرت مولانا سید عبداللہ دحلان برادرزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا سید احمد زینی دحلان سابق شیخ العلماء۔ حضرت مولانا شیخ سالم بن عیدروس مدرس حرم مکہ معظمہ۔ حضرت مولانا شیخ احمد خضراوی مکی۔ حضرت مولانا عبدالقادر کردی رئیس مکہ مکرمہ۔ حضرت مولانا حسین بن جمال مکی۔ حضرت مولانا شیخ بکر رفیع مکی۔ حضرت مولانا سید مصطفیٰ آفندی ابن حضرت مولانا سید خلیل آفندی محافظ کتب خانہ۔ حضرت مولانا شیخ حسن عجیمی مکی ان صاحب کے آباؤ اجداد سات پشت تک متواتر مفتی مکہ مکرمہ ہوتے آئے ہیں۔ حضرت مولانا شیخ عمر حمدان محرسی مدرس حرم مدینہ طیبہ منقول از تحفۂ حنفیہ جلد ۱۱ پرچہ ۳ بابت ۱۳۲۵ھ جو پٹنہ عظیم آباد سے باہتمام مولانا ضیاء الدین صاحب شائع ہوتا تھا۔

ہے نہیں امر خفی عام ہے اس کی شہرت — دیکھ لو اس میں ہیں موجود کتب[۲] باکثرت
گر کروں نظم تکلف ہو بلا شبہ عیاں — جو تکلف بھی کیا جائے تو وہ بات کہاں
ہے یہی لطف کہ الفاظ وہی ہوں منقول — مختصر کر کے لکھوں تا کہ نہ ہو جائے طُول
ہاں مگر نظم کے آخر میں کروں گا مذکور — خاتمہ میں ہو مناجات یہی ہے منظور

عموماً فضائل صاحب ترجمہ

فاضلوں میں تھا وہی اک نہایت مشہور — فیض دینی سے کیا جس نے زمانہ معمور
شرق سے غرب تک انوار علومِ فاضل — مثل خورشید چمکتے ہیں تھا ایسا کامل
تھا بلا ریب وہ استاد ہر اک علم وفن — اس زمانے میں ہوا اس سے مہ دیں روشن
مذہب حق پہ فدا تھا وہ ہدایت کا ثمر — نصرتِ دین مقدس میں رہا شام و سحر
اس نے گلزار کیا گلشن دین و ملت — اس نے برباد کیا خرمنِ شرک و بدعت
چشمۂ فیض سے سیراب کیا اس نے جہاں — ہے مقر اسکی فضیلت کا ہر اک پیر و جواں
نصرتِ دین وسنن اس کی غذائی جانی — اس زمانے میں نہیں اس کا نظیر و ثانی
دونوں علموں میں تھا گویا کہ وہ بحر زاخر — خوبی ظاہر و باطن کو کروں کیا ظاہر
ظاہری علم ہے ظاہر کہ عرب اور عجم — اس کے فتویٰ پر عمل کرتے ہیں بروجہ اتم
اس کی تحریر مسلم ہے ہر اک فاضل کو — اس کا فرمان ہے مقبول ہر اک کامل کو

---

۲ یعنی صاحب ترجمہ کی تعریف اور اس کے مصنفات کی توصیف بہت کتابوں میں طبع ہو چکی ہے منجملہ ان کے ایک کتاب مذکور "کفل الفقیہ" دوسری "الدولة المکیہ" تیسری "فتاویٰ الحرمین" چوتھی "حسام الحرمین" پانچویں "المعتمد المستند" یہ سب کتابیں بزبان عربی صاحب ترجمہ نے تصنیف فرمائیں جو مع ترجمہ اردو طبع ہو چکیں ہر ایک اپنے بیان میں بے نظیر ہے ۱۲

لکھا جو حکمِ شریعت وہ ہوا نقشِ حجر / تا قیامت وہ رہے نور فشاں مثلِ قمر

تھا طبیبِ مرضِ جہل و حکیمِ امت / مرجعِ اہلِ سنن مفخرِ دین و ملت

ذات سے اسکی زمانے کو شرف تھا حاصل / خاص کر اہلِ بریلی کو تمام و کامل

اہلسنّت کو رہا کرتی تھی اس سے قوت / تھے پریشان و ذلیل اس سے سب اہل بدعت

تھا شب و روز وہ خواہاں رضاءِ احمد / ہر گھڑی مدح و ثناء خوان و انداءِ احمد

علم باطن ہی سمجھتے ہیں کچھ اسکا رتبہ / کس قدر حق نے دیا تھا اسے اسمیں حصہ

الغرض کسب سے یہ بات نہیں ہوتی حصول / کہ رہیں درک سے حیران و پریشان عقول

واقعی بات تو یہ ہے کہ شرفہائے امام / سب لدنی تھے نہیں اسمیں کوئی جائے کلام

اہلِ بدعت کبھی سرسبز نہ ہونے پائے / عیش و آرام سے اک شب بھی نہ سونے پائے

جس سیہ بخت نے ڈالی کسی بدعت کی بناء / کھود کر پھینک دیا اس کو بامداد خدا

سیکڑوں اہلِ فتن کرتے کمیٹی مل کر / کہ کریں دین پہ ایجاد کوئی تازہ شر

کامیابی سے ہم آغوش ہوئے جب وہ سب / نیزۂ خامہ اٹھا کر یہ چلا شیرِ رب

ایک ہی وار میں سب کو کیا فی نارِ سقر / اسکے خامے میں تھا اس زور کے جادو کا اثر

مرحبا از تو شدہ دلبر سنت زندہ / دیوِ بدعات و ضلالات و بدیہا مردہ

اے رضا کرد خدا ذات گرامی تیرا / نائبِ فخرِ رُسل ناصبِ اعلامِ ہدیٰ

اندرین دور وجودِ تو شدہ رحمتِ حق / کردی شاداب نخیلِ سنن و ملتِ حق

میں نے توصیفِ رضا میں کیا جو کچھ کہ بیان / از ہراز شمس ہے آگاہ ہیں اربابِ جہاں

اس کی جان نثاری دین کے واقعات سے اک واقعہ کا اظہار
اور اس کے ضمن میں اس کی تصانیف کا بیان بطور اختصار

واقعات اس سے زمانے میں بکثرت مشہور | ان میں سے اک کو کرتا ہوں بیان و مذکور
اس سے ہو جائے گی معلوم بحسن و خوبی | جاں نثاری سنن رفعت علمی اسکی
انڈیا بھر کے جو مشہور تھے عالم فاضل | اہلِ زر اور مشائخ ہوئے ان میں شامل
سب کی آپس میں ہوئی اک جماعت قائم | ایسے سامان کئے جس سے رہے وہ دائم
نہ رہے بادِ مخالف کی کچھ اسکو دہشت | نہ اٹھائے یہ جماعت کبھی رنجِ فرقت
نام ندوہ[1] سے جماعت ہوئی سب میں مشہور | کوئی رکن اسکا کوئی صدر کوئی صدرِ صدور
جب کہ باضابطہ یہ انجمن ندوہ بنی | پھر ہر اک رکن کے اور صدر کے دل میں یہ ٹھنی
کہ کیا جائے بڑے شہروں میں جلسہ ہر سال | لکچر ایسے ہوں بیاں جن سے کہ حاصل ہو مال
نثر میں نظم میں ایسا نہ ہو مضمون بیاں | جس سے توہین کسی فرقے کی ہوتی ہو عیاں
کلمہ گو جتنے ہیں آپس میں ہیں دینی بھائی | مان لو اس کو بجا دور کرو خود رائی
رافضی کیسے وہابی و خوارج کیسے | تفرقہ کیسا یہ آپس میں مدارج کیسے
میرزائی ہو کوئی یا کہ تبرّائی ہو | پیر نیچر کا کوئی چیلا ہو یا بھائی ہو
ایک ہو جائیں بہم جیسے کہ شیر و شکر | تو تو میں میں نہیں اچھی ہے کریں اس سے حذر
جس قدر کافر و بددین یہاں ذکر کیے | رکن ندوہ ہوئے ان سب میں کہ اونچے اونچے
انڈیا بھر کے بڑے شہر میں جلسے ہر سال | منعقد ہوتے رہے از پئے تحصیلِ مال
آڑ میں ٹٹی کے کھیلا ہے بہت روز شکار | مال و زر قوم سے تحصیل کیا لیل و نہار

[1] شہر کانپور میں ندوۃ العلماء کی بنا کا پتھر سن ۱۳۱۱ھ میں رکھا گیا۔

قوم نے اپنا کیا دونوں جہاں کا نقصاں پیٹ ندوہ کا بھرا ہے یہ حماقت کا نشاں

کان[1] پر میں جو ہوا جلسۂ اول کا ظہور نامۂ صدر[2] بریلی گیا فاضل کے حضور

اسمیں لکھا تھا کہ اے فاضل عالی رُتبہ منعقد ہوگا فلاں روز یہاں اِک جلسہ

عالموں کی طرف اس جلسے کی نسبت ہے حضور آیئے آپکے آنے سے ہوگا ہمیں سرور

الغرض لے گئے تشریف وہ اعلیٰ حضرت تین دن تک رہی اس جلسے میں انکی شرکت

چند کام اسکے شناعت سے بھرے آئے نظر مذہب حق کے لئے تھے جو مثال نشتر

دیکھ کر ایسی شناعت کو ہوا رنج و قلق بانیوں سے کیا اس بارے میں اظہار حق

گفتگو انکی یہ بھری مکروں سے پا کر یہ کہا ہم تو جاتے ہیں کبھی اس میں نہ لائے مولیٰ

بس اسی وقت سے رقت ہوئی اس پر طاری ہل گیا دل اور ہوئے آنکھوں سے آنسو جاری

حالت گریہ میں یہ عرض کی اے ربِ جہاں خالقِ عرشِ بریں ہادئ جن و انساں

دینِ حق سنت اطہر پہ ہیں حملہ آور اہلِ طغیان وفتن کر کے کمیٹی مل کر

ہے نگہبان تو ہی اور تجھی سے فریاد مذہب پاک کی تو کرنا ہمیشہ امداد

اے نبی وقت مدد ہے کہ یہ سب بدکردار چاہتے ہیں کہ مٹادیں تیری سنت کی بہار

الغیاث المدد اے خسرو والا تمکین اہل باطل کے تو حملوں سے بچا قصرِ دین

میری خواہش ہے کہ ان سب کا لکھوں ردّ شدید جس سے ہو مِلّت حقہ کی سراسر تائید

سنی بھائی میرے گمراہ نہ ہونے پائیں گوہر ایمان کا دھوکے میں نہ کھونے پائیں

جو کہ کھو بیٹھا ہے مل جائے اسے وہ گوہر جو گرا چاہِ ضلالت میں وہ نکلے باہر

ہوں میں ناکارہ مگر سچا ہوں بندہ تیرا تیری امداد اگر پکڑے گی بازو میرا

---

[1] یعنی کان پور کثرت استعمال کی وجہ سے واؤ حرف علت گرادیا گیا ۱۲۔

[2] صدر اس پہلے جلسے کے ناظم وبانی ندوۃ العلماء مولوی محمد علی کانپوری تھے۔

مجھ سے ہوجائیگی اس وقت یہ دینی خدمت
باعث مغفرت ہوگی یہ یقینی خدمت

بعدہٗ ندوۂ مخذول کے دیکھے مضمون
مکر و گمراہی سے پائے وہ سراسر مشحون

پھر اسی وقت وہ جنبش میں قلم کو لایا
رڈ کیا اس کا جو رڈ کرنے کے قابل پایا

پوری تحقیق سے لکھا وہ ہدیٰ کا دفتر
ہو کہ مطبوع وہ شائع ہوا رد انور

دفتر ندوہ گمراہ میں بھیجا پہلے
پھر اراکین کی جانب وہ گیا بے کھٹکے

زلزلہ دفتر ندوہ میں اسی دم آیا
رعبِ حق صدر و اراکین کے دلوں پر چھایا

پھر اشاعت میں عموماً ہوئی سعی کامل
مگر ندوہ سے خبردار ہوا ہر غافل

سنتے ہی رد کو ہوئے سینکڑوں جاہل عالم
مرض جہل سے فی الفور صحیح و سالم

نیر رشید و ہدایت کی ہوئی تابانی
ظلمت جہل و ضلالت کی گئی طغیانی

جلسے کرتے رہے ہر سال وہ اہل بدعت
لشکر رد بھی تعاقب میں رہا بے دہشت

اشتہارات کی تعداد کروں کیا میں پیش
اس نے تصنیف رسائل کیے سو سے کم و بیش

رد ندوہ میں ہوا اتنے رسائل کا شمار
کل تصانیف بہت اس سے ہے زائد اے یار

ہیں رسالوں کے سوا اسکے بکثرت فتوے
جس کو ہو شوق بریلی میں وہ آ کر دیکھے

مجملاً صرف یہاں اتنا ہوا ہے اتنا معلوم
آگے تفصیل تصانیف کروں گا مرقوم

الغرض محو ہوا نام و نشان ندوہ
مل گئی خاک میں وہ شوکت و شان ندوہ

مختلف اہلِ ضلالت کے بڑوں کی تردید
کر سکے گا تو وہی جس پہ ہو غیبی تائید

جس کے ہمراہ رہے فضل خدائے اکبر
اس پر غالب ہو بھلا ساری خدائی کیونکر

شہرۂ علم خداداد امام دوران
دور و نزدیک ہوا بفضل منان

اہل ندوہ کے کیے چند فراہم اقوال
ان پہ تحریر کیے حکم بہ تحقیق کمال

بدعتی ٹھہرا کوئی کافر و گمراہ کوئی
مذہبِ حق کا مخالف کوئی بد خواہ کوئی

پائی تکمیل تو مبسوط رسالہ ٹھہرا ۔۔۔ ایک اردو[1] میں لکھا دوسرا تازی[2] میں لکھا

ہند کے اہل بعد جتنے تھے سب کو بھیجا ۔۔۔ اہل روم و عرب و شام و حلب کو بھیجا

کی بہت شوق سے تصدیق ہر ایک فاضل نے ۔۔۔ خوب تعریف رسالہ لکھی ہر کامل نے

مدحت و وصف مؤلف میں وہ مضمون لکھے ۔۔۔ اہلِ انشاء و فصاحت کے قلم توڑ دیے

داد توصیف دی ہر عالم ربانی نے ۔۔۔ ہندی و تازی و شامی و بدخشانی نے

الغرض وصف میں اس فاضل حقانی کے ۔۔۔ حقِ مدحت کو ادا کر دیا ہر مفتی نے

خاص کر اہل عرب[3] نے وہ فضائل لکھے ۔۔۔ جو کبھی آنکھوں نے دیکھے تھے نہ کانوں نے سنے

رنگِ تحریر سے ان کو بھی رنگے گا احقر ۔۔۔ سلکِ تسطیر میں آئیں گے وہ نادر گوہر

تعداد سنین انجام دہی منصب افتاء مع کیفیت افتاء وفقاہت آں سید الفقہاء

کار افتاء میں رہا شیر خدا ترپن ۵۳ سال ۔۔۔ حل کئے اتنے زمانے میں ہزاروں اشکال

---

۱ اس کا تاریخی نام "فتاوی السنه لا لجام الفتنه" رکھا گیا اس کی تصدیق و تصویب بہت سے امصار و بلاد کے (جن کے اسماء ذیل میں مرقوم ہیں) صدہا علماء مشائخ نے فرمائی رصاحب ترجمہ علامہ زماں ممدوح جہاں کے ہم زبان و ہم مقال ہوئے۔ علمائے مشائخ حیدر آباد دکن، مدراس، بنگلور، بمبئی، کلکتہ، دہلی، لکھنؤ، کانپور، جبل پور، کاندلہ، نانپارہ، پیلی بھیت، مارہرہ شریف، کچھوچھا شریف، شاہجہاں پور، رامپور، مراد آباد، رودلی شریف، الہ آباد، گلشن آباد، ناسک، احمد آباد، گجرات، علی گڑھ، صاحب گنج، پٹنہ، عظیم آباد، بہار شریف، پھلواری شریف۔

۲ یہ باسم تاریخی "فتاوی الحرمین برجف ندوة المین" سے موسوم ہوا اس کو علمائے حرمین شریفین نے اپنی مہروں اور دستخطوں سے مزین فرمایا اور ندوہ کی شناعت و بطالت کو مثل آفتاب نیم روز واضح کیا اور صاحب ترجمہ کی رفعت علم و فضل کے اظہار میں کامل حصہ لیا جواہر ادعیہ گونا گو سے اس کا دامن بھر دیا ان سب کا نمونہ انشاء اللہ تعالے آخر نظم میں دکھایا جائے گا۔

۳ آخر میں ملاحظہ فرمایئے اور نکہتِ اوصافِ صاحبِ ترجمہ سے اپنا دماغ بسایئے ۱۲

تشنہ حکم شریعت جو بشر ہوتا تھا — تشنگی اسکی بصد لطف و خوشی کھوتا تھا
چاروں اطراف سے آتے تھے سوالات کثیر — سب کے دیتا تھا جوابات وہ مفتیِ کبیر
اہلِ افتاء کو نظر آتی جو علمی مشکل — اسکو آسان ذرا دیر میں کرتا فاضل
خوب تفصیل سے ہر امر کا دیتا تھا جواب — پیش کرتا تھا سند میں وہ حدیث اور کتاب
مختلف قول فقیہوں کے وہ کرتا تحریر — ان میں تطبیق بھی ترجیح بھی دیتا تھا تحریر
گر ائمہ سے نہ پاتا وہ کہیں پر تصریح[1] — اپنی جانب سے اس اجمال کی کرتا تشریح
بعض جزئی میں اگر مجتہد اس کو مانو — ہاتھ میں اس کے تفقہ کی عنان گر جانو
ہے سزاوار نہیں اس میں ذرا جائے کلام — مستحق تھا وہ اسی وصف و فضیلت کا امام
اس زمانے کا مجدّد تھا وہ دریائے علوم — عالموں میں یہ قمر اور وہ سب مثل نجوم
کشف اسرار فقاہت میں ہوا وہ سرور — اسکی تحریر سے جھڑتے ہیں بلاغت کے درر
تھا بلا ریب وہ اسلام کا بحرِ رائق — اس سے جاری ہوئی آفاق میں نہر فائق
درمختار ہدایت ہے نہیں اس میں کلام — نور الایضاح شریعت ہے سراپا وہ امام
ہم رکاب اسکے رہا کرتی تھی وہ فتح قدیر — جو مقاصد کی کفایت میں تھی مثل اکسیر
صاحب[2] فتح صفت اسکے فتوحات کثیر — عین عینی[3] کا ستارہ تھا وہ سردار کبیر
اجتہادات رضا مثل شہ قاضی[4] خاں — کیا تفقُّہ کی حقیقت کا کروں میں تبیان
واقعی بات جو پوچھو تو کروں گا یہ بیاں — تھا حقیقت میں وہ مرآت صفات نعمان[5]

---

۱ جن الفاظ پر خطوط ہیں ان میں ایک خاص لطف یہ بھی ہے کہ وہ فقہ وغیرہ کی کتابوں کے مقدس نام ہیں ۱۲

۲ یعنی صاحب فتح القدیر شارح ہدایہ اسم گرامی علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد ابن ہمام ہے ۱۲

۳ قاضی القضاۃ علامہ بدرالدین عینی صاحب تصانیف جلیلہ منجملہ ان کی البنایہ شرح ہدایہ ہے ۱۲

۴ امام مجتہد حاوی فروع واصول صاحب فتاوی متداول بین علماءِ فحول نام گرامی فخرالدین حسین ہے۔ ۱۲

۵ اسم اقدس امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کا ہے ۱۲

اس زمانے میں بتائے تو کوئی ایسا فقیہہ — اس قدر جس میں تبحر ہو وہ ہے کون نبیہہ
(بمعنی بیدار)

شمار علم وفنون جن میں پانچ سو یا کچھ کم وبیش رسائل تصنیف فرمائے

وہ علوم اور فنون اس کے ذرا سن لیجئے — ساٹھ تھے پانچ سو جن سب میں رسائل[۱] لکھے
حاشیہ پر ہے مناسب کہ لکھوں نام انکے[۲] — تا کہ یہ نظم رہے پاک و بری دقت سے
فضلِ باری ہے نہیں اس میں کسی کا حصہ — ہاں مگر جس کو عنایت وہ کرے یہ رُتبہ
اسکی قدرت میں ہی سب کچھ وہ قدیر بیچون — جامعیت میں جسے چاہے کرے اس سے فزوں
لیک رفتار زمانہ سے یہ ہوتا ہے عیاں — اس کا ہم رتبہ نہ ہوگا کوئی تا ختم زماں
کون ایسا ہے بتاؤ تو کثیر التالیف — کون گزرا ہے ہوئی کس سے ہے اتنی تصنیف
کل جہاں میں ہے نظیر اسکی بھی ملنا مشکل — علم وفن کس نے کئے اتنے بتاؤ حاصل

---

۱ اکثر رسائل طبع ہو کر شائع ہوئے فہرست کتب خانہ رضویہ یا جماعت رضاءِ مصطفیٰ بریلی سے منگوا کر ملاحظہ کیجئے ۱۲

۲ (۱) تفسیر کلام مجید (۲) تجوید (۳) ترتیل (۴) حدیث شریف (۵) فقہ (۶) اصول فقہ (۷) عقائد (۸) کلام (۹) رسم خط قرآن شریف (۱۰) سیر (۱۱) مناقب (۱۲) ترغیب (۱۳) ترہیب (۱۴) اثر (۱۵) تصوف (۱۶) فقر (۱۷) سلوک (۱۸) اخلاق (۱۹) اذکار (۲۰) ادب (۲۱) جبر و مقابلہ (۲۲) اقلیدس (۲۳) تنجیم (۲۴) ہیأت (۲۵) مثلثہائے کرہ (۲۶) مجذورات مربع (۲۷) مثلث سطح (۲۸) جفر (۲۹) تکسیر (۳۰) زائرجہ (۳۱) وفق (۳۲) لوگارثھم (۳۳) حساب (۳۴) اصول اعداد (۳۵) زیجات (۳۶) توقیت (۳۷) شتے (۳۸) تاریخ (۳۹) نعت شریف (۴۰) فضائل (۴۱) ردمفسقہ (۴۲) ردمتصوفہ (۴۳) ردتفضیلیہ (۴۴) رد ناصبیہ (۴۵) ردنصاریٰ (۴۶) ردہنود (۴۷) ردرفضہ (۴۸) ردنیاچرہ (۴۹) ردندوۃ العلماء (۵۰) ردوہابیہ غیر مقلدین (۵۱) ردوہابیہ مقلدین (۵۲) ردآریہ (۵۳) ردمرزا قادیانی (۵۴) ردا سمٰعیل دہلوی (۵۵) رد نذیر حسین دہلوی (۵۶) ردنواب صدیق حسن خان بھوپالی (۵۷) ردمولوی عبدالحی لکھنوی (۵۸) ردتھانوی (۵۹) ردگنگوہی (۶۰) ردگاندھوی یہ تو صرف وہ علوم وفنون ہیں جن میں رسائل تصنیف فرمائے جملہ علوم وفنون اس سے زیادہ ہیں ۱۲

صفت فتاویٰ بطور مجموع وفرادیٰ ودعائے اشاعت

بارہ جلدوں میں ہوا جمع فتاوائے رضا
ہیں ضمائم بھی کئی اتنے مجلد کے سوا

ہر مجلد ہے ضخامت میں بڑا سا دفتر
ہر ضمیمہ ہے توسط کے کتب سے بڑھکر

ہر مجلد میں ہے مرقوم مسائل صدہا
نور تحقیق و ہدایت سے منور جملہ

کل فتاویٰ میں اگر دیکھو تو ہیں چند ہزار
ہے ہر اک رنگ کا ہر پھول مثال گلزار

یعنی ہر علم کے ہر فن کے ہزاروں فتوے
پھر کئی ایک زبانوں کے ہیں اس میں جلوے

پھر نہ کس طور گلستان شریعت ہو یہ
پھر نہ کس بات سے بستان ہدایت ہو یہ

سیکڑوں ایسے بھی ہیں اسمیں مسائل مرقوم
غیر میں اسکے وجود ان کا ہے بالکل معدوم

اک صفت اور بھی یہ ہے کہ حوائج دین کے
اس فتاویٰ ہی سے ہو جاتے ہیں اکثر پورے

یہ وہ استاد ہے جو ہوگیا شاگرد اس کا
تھوڑی مدت میں بنایا اسے اہل افتاء

یہ وہ خرمن ہے کرے جو خوشہ چینی
ہے نہیں اس میں کوئی راہ کمی پانے کی

اختلافات ائمہ پر خبر دار کرے
متفق قول بتا کر تمہیں ہوشیار کرے

اس سے مل جاتی ہے دم بھر میں رہ حق وصواب
یہ وہ قائد ہے کہ لیجاتا ہے منزل پہ شتاب

جاہل شرع کو کردیتا ہے عالم فاضل
عالم دین کو بناتا ہے فقیہہ کامل

اس فتاویٰ کی صفت مجھ سے ہو کس طور عیاں
خامہ عاجز ہے زبان گنگ کروں کیسے بیاں

جلد اول کی طرح جملہ ہو یارب مطبوع
پھر یہی ہوگا زمانے بھر کا امام متبوع

بحر فیض اس کا ہمیشہ رہے جاری یارب
اس سے سیراب ہوں الباب زماں سب کے سب

غیب سے اسکی اشاعت کا جو ساماں ہوجائے
پھر تو خورشید ہدیٰ ہر جگہ تاباں ہوجائے

اہلِ سنت جو کریں دل سے توجہ اس پر
کیوں نہ مطبوع پھر ہوجائے یہ دینی دفتر

ہوگی مسرور بہت روحِ رضا اے یارو | خیر کونین سے یہ پر ہے نہ ہمت ہارو
اس سے بڑھکر نہیں دنیا میں ہے خیر جاری | اس سے خوشنود خدا اور رسول باری

واقعاتِ تاریخ رحلت

اب بیاں ہوتا ہے وہ حادثۂ ہوش رُبا | پُرغم حزن و الم جس نے زمانے کو کیا
ہل گیا چرخِ بریں آیا زمیں کو لرزہ | چشمِ اربابِ بصر سے ہوا جاری چشمہ
باغِ ملت نے اثر بادِ خزاں کا پایا | نیر رشد و ہدیٰ ابر الم میں آیا
ماتمی جامہ پہن کر ہوئی سنت کی عروس | خلعت و حلیۂ شادی و خوشی سے مایوس
غنچۂ دینِ مطہر بھی ہوا پژ مردہ | قلب اسلام متیں رنج کش و افسردہ
اہل سنت کی مصیبت کا بیاں ہے دشوار | منہ کو آتا ہے کلیجہ نہیں ہوتا اظہار
کیا کہیں کس سے کہیں اپنی پریشان حالت | چل دیا دارِ فنا سے وہ امامِ سنت
اُٹھ گیا ہند سے افسوس وہ علامٌ زماں | ناصر اہلِ سنن دامغ اہلِ طغیاں
چھپ گیا ابر اجل میں وہ مہ علم و عمل | حل کیا کرتا تھا جو عقدۂ مالاینحل
تھام لیں اپنے کلیجے کو محبانِ رضا | کام لیں ضبط سے ہرگز نہ کریں واویلا
اب تفصیل سے سنیں غور سے احوال وفات | عرض کرتا ہے یہ غمگین و پریشاں حالات
جب کہ تاریخ ہوئی ماہ صفر کی پچیس ۲۵ | تین بجنے میں منٹ رہ گئے باقی بائیس ۲۲
سال چالیسواں ۱۳۴۰ تھا تیرہ صدی کے اوپر | روز جمعہ تھا کہ وہ اہلِ سنن کا سرور
دفعۃً گر گیا اس گیتی فانی سے سفر | دم آخر بھی رہا ذکر خدائے اکبر
کہہ چکا جیسے ہی اللہ وہ عارف باللہ | اُڑ گیا مرغ رواں جانبِ جنت ناگاہ
حالتِ اہلِ بریلی کا کروں کیا افشا | گویا ہر گھر سے قیامت کا اثر تھا پیدا

کان میں جس کے پڑی یہ خبر روح گداز
اسی حالت میں وہ بھاگا کہ پڑھے اس پہ نماز

دوسرے روز جنازے کو اٹھایا اس کے
ٹوٹے پڑتے تھے مسلمان اٹھانے کیلئے

اس قدر ساتھ جنازے کا تھا لوگوں کا ہجوم
جس طرف اٹھتی نظر ہوتے مسلماں معلوم

عید گاہ لے گئے وہ پاک جنازہ بادب
کہ نماز اس کی وہاں پر ہو یہی ہے انسب

شہر میں ایسا نہ معلوم ہوا کوئی مقام
کہ جہاں اتنی جماعت کو ملے جائے قیام

ظہر سے کر کے فراغت ہوئی پھر اسکی نماز
اس گھڑی کیسا سماں تھا نہیں ہوتا انداز

کوئی بیخود تو کسی پر ہوئی رِقت طاری
کوئی بیچین کسی کی آنکھ سے آنسو جاری

کوئی کہتا کہ رضا سے رہے راضی مولا
رحمۃ اللہ علیہ کی کسی لب پہ صدا

عصر کے وقت ہوا دفن وہ شیدائے سنن
رافت و فضلِ خدا اس پہ رہے سایہ فگن

لاحق مسجد انور جو ہے بیت اعلیٰ
اس میں مدفون ہوا نائب محبوبِ خدا

ہے وہ بیت پسر اکبر اعلیٰ حضرت
کیا بیان ہو سکے اس دار کی شان و شوکت

جس میں تا روز قیامت رہے وہ عالی شان
نیر چرخ سنن اختر اوج عرفان

منتقل ہو گیا اس دار فنا سے ہیہات
صرف اسکی نہیں عالم کی ہوئی اس سے وفات

اب جہاں میں کوئی غمخوار و مددگار نہیں
کس مپرسی میں ہیں افسوس کوئی یار نہیں

فضائل پسران اعلیٰ حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب و مولانا مصطفیٰ رضا خانصاحب زید مجدہما و ذکر خرقہ پوشی پسر اکبر

مضطرب اسقدر ہوتا ہے تو کیوں اے محمود
دو پسر فضل الٰہی سے ہیں اسکے موجود

علم میں فضل میں افتاء میں ہیں دونوں کامل
جدت طبع میں انشاء میں ہیں دونوں کامل

اہل بدعت کیلئے دونوں ہیں سیف مسلول
کیوں نہ ہوں ہیں اسی گلبن کے تروتازہ پھول

ہیں اسی شجرۂ بستان ہدیٰ کے وہ ثمر ہیں اسی کانِ کرامت کے وہ دونوں گوہر
ہیں اسی بحرِ ہدایت سے وہ نہریں جاری ان سے سیراب نہ کس طور ہو دنیا ساری
جانشینی کے مناسب تھے وہی ابن کبیر تھے سزاوار خلافت وہی سنت کے نصیر
منصب و عہدہ افتاوٗ قضاء کے سرور برج منقول کے معقول کے ماہ انور
عرس[۱] چہلم میں خلافت کا عمامہ سر پر پورا اکبر کے بندھا خوش ہوئے اربابِ بصر
خرقۂ فقر مشائخ کو بہنگام عشا شاہ مہدی[۲] نے بصد لطف اسے پہنایا
جانشینی ہو مبارک تجھے اے ابنِ رضا خرقہ پوشی خلافت بھی مبارک ہو سدا
بول بالا ہو تری ذات سے دین حق کا بدعتیں ہوں ترے ہاتھوں سے ذلیل ورسوا
ہو شریعت میں طریقت میں مثالِ والد ناصر و زندہ کن و فیض رساں ای حامد

مناجات

ہے یہی وقت دعا ہاتھ اٹھاؤ محمودؔ عاجزی اور تضرّع سے ہو عرض مقصود
یا الٰہی ہے تری ہم پہ نہایت رحمت ہے ترا جود اتم لطف و کرم بے غایت
ایسے مرشد کی غلامی کا شرف ہم کو عطا تیری رحمت نے کیا تیری عنایت سے ہوا
جو مقامات جناں میں ہو مقام اعلیٰ ہو ترے لطف و کرم سے وہی اسکا ماویٰ
اے خدا اس کے ترقی مدارج کی ضیاء دم بدم لحظہ بلحظہ ہو فزونی پہ سدا
اسکے گھر والوں کو اور جملہ یگانوں کو خدا نعمتِ صبر و تسلی و سکون کردے عطا

---

۱ عرس چہلم صاحب ترجمہ قدس سرہ پنجشنبہ، ۷ ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ کو نہایت شان وشوکت سے ہوا، راہِ دور دراز سے علمائے کرام ومشائخ عظام تشریف لاکر شریک ہوئے ۱۲

۲ اس زمانے میں صاحب سجادہ مارہرہ شریف یہی حضرت مولانا وسیدنا سید شاہ مہدی صاحب زید فیضہم ہیں ۱۲

جوش زن اس کا رہے چشمۂ فیضیاں ہر دم
تا قیامت رہیں سیراب سب اہل عالم

کر غلامانِ رضا کو بھی عطا صبر و قرار
رحمت و فضل ترا ان پہ رہے لیل و نہار

اس کی اُلفت میں محبت میں جلانا ہم کو
اسکے بندوں میں غلاموں میں اٹھانا ہمکو

ہم سے راضی وہ رہے اور تو اس سے راضی
وہ حمایت میں ہماری ہو تو اسکا حامی

اے خدا ضوء اجابت سے دعا پائے ضیاء
اس کے صدقے میں جسے تو نے حبیب اپنا کیا

تیرے اس پاک پیمبر پہ صلوٰۃ اور سلام
آل و اصحاب جو اسکے ہیں ہو ان پر بھی مدام

صاحب ترجمہ قدس سرہ کے وہ مدائح جو علمائے حرمین طیبین نے فرمائے اور دعائیں دیں جن کے اظہار کا وعدہ آخر نظم میں کیا گیا تھا وہ بطور اختصار یہ ہیں۔

نام: مولانا محمد سعید ابن محمد باصیل مفتی شافعیہ و رئیس علماء مکہ مکرمہ

دعائیہ کلمات: جزاه الله عن الإسلام والمسلمين أفضل الجزاء وشكر مسعاه وأدام عزه وجماله و كماله فى دنياه وأخراه۔

ترجمہ: اللہ تعالی اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے اور اس کی کوشش قبول فرمائے اور اس کی عزت و جمال و کمال دنیا و آخرت میں ہمیشہ رکھے۔

نام: مولانا محمد صالح ابن صدیق کمال مفتی مکہ معظمہ

دعائیہ کلمات: كثّر الله أمثاله وأحسن ماله، وختم لنا وله بالحسنى وزيادة فلقد أجاد فيما قاله وأفاده نصرة للحق وازهاقا للباطل۔(ف/١٢١)

ترجمہ: اللہ تعالی اس کے امثال بڑھائے اور اس کا انجام اچھا بنائے اور ہمارا اور اس

کا خاتمہ جنت و دیدار الٰہی پر فرمائے کہ خدا کی قسم اس نے نصرت حق واہلاک باطل کے لئے بیشک خوب کہا اور فائدے دیئے۔

نام: مولانا سید عمر بن سالم بن عمر العطاس العلوی مکی مدرس حرم شریف

دعائیہ کلمات: وبعد فإنى نظرتُ أجوبة الشيخ الفاضل والعلامة الكامل الأخ فى الله الشيخ أحمد رضا حفظه الله وحشرنا جميعاً فى زمرة النبى المرتضى، فلقد قام بفرض الكفاية عن علماء المسلمين فجزاه الله بصنيعه خيراً واقرّ بفعله عين سيد المرسلين۔ (ف/۱۲۳)

ترجمہ: زاں بعد میں نے سردار فاضل علامہ کامل برادر دینی مولانا احمد رضا کے جواب دیکھے اللہ اس کی حفاظت فرمائے اور ہم سب کو نبی پسندیدہ کے گروہ میں اٹھائے واللہ کہ مصنف نے تمام علمائے اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کام پر نیک جزا دے اور اس کے فعل سے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ ٹھنڈی کرے۔

نام: مولانا عمر بن ابی بکر باجنید مدرس مسجد حرام

دعائیہ کلمات: فلِلّٰہ در مولّفه ما اتقنه وما ابهاه امتع المولى بطول حياته وجزاه عن الأمة أفضل الجزاء۔ (ف/۱۲۵)

ترجمہ: مصنف کی خوبی اللہ کیلئے ہے کس قدر حاذق اور کتنا خوبیوں والا اللہ تعالیٰ اس کی درازیٔ عمر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کرے اور اسے امت مرحومہ کے طرف سے افضل جزا دے۔

نام: مولانا محمد سعید بن محمد بن سلیمان مدرس حرم شریف

دعائیہ کلمات: فقد اطلعت على ما كتبه العلامة الأوحد الهمام الأمجد

مولانا الشیخ أحمد رضا بلغه اللّٰه تعالیٰ کل مقام أحمد فجزاه اللّٰه أحسن جزاءه وجعله ذخیرة لهذا الدین، وکثّر اللّٰه من أمثاله علی ممر السنین امین۔

ترجمہ: میں مطلع ہوا اس پر جو لکھا علامہ یکتا صاحب ہمت بلند عزت بالا مولانا احمد رضا نے اللہ تعالیٰ اسے مقام کمال ستایش کو پہنچائے، اللہ اسے اپنی جزاؤں میں سب سے بہترین جزاء عطا فرمائے اور دین متین کی حاجتوں کے وقت کام آنے کیلئے اسے ذخیرہ بنائے اور مدتہائے مدت تک اسکے ذریعے لوگ اہلسنّت میں بکثرت لائے آمین۔

<u>نام: عالم یگانہ حضرت مولانا تفضّل الحق</u>

دعائیہ کلمات: هذه الأجوبة السدیدة الدالة علی رسوخ علوم المؤلف العالم العلامة والفهامة الذی هو فی الأعیان بمنزلة العین فی الإنسان جزاه اللّٰه تعالی عنّا وعن المسلمین خیر الجزاء فی دار الأولی والآخرة ونفعنا اللّٰه تعالیٰ والمسلمین بعلومه مادامت ساطعة الشموس طالعة والنجوم ساطعة ۔ (ف/۱۲۹)

ترجمہ: یہ جواب صحیح وصواب بتا رہے ہیں کہ مؤلف عالم علامہ فاضل فہامہ کہ عمائد میں ایسے ہیں جیسے آدمی کے بدن میں آنکھ، ان کے علوم بہت پکے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وآخرت میں ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا کرے، اور ہمیں اور سب اہل سلام کو ان کے علوم سے نفع بخشے جب تک سورج چمکے اور ستارے طلوع کریں۔

نام: مولانا سید اسمٰعیل بن حافظ کتب سید خلیل محافظ کتب حرم شریف

دعائیہ کلمات: فقد اطلعت على أجوبة العلامة الفهامة الشيخ أحمد رضا فوجدتها تامّه المعانى والألفاظ التى لا يقدر على مثلها أكثر الحفاظ أعلى الله منا له فى أعلى عليّين مع أحبابه الأنبياء والمرسلين امين۔ (ف/۱۳۱)

ترجمہ: علامہ فہامہ مولانا احمد رضا کے جواب میری نظر میں آئے ہیں میں نے معانی میں کامل اور الفاظ میں تام پائے ایسی تصنیف پر اکثر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظ علوم کہلائے ہیں اللہ عزوجل سب سے بلند تر فردوس کے غرفوں میں اپنے پیارے انبیاء مرسلین کے ساتھ اسے بلند رسائی دے آمین۔

نام: مولانا اخوند جان بخاری مجاور حرمین طیبین

دعائیہ کلمات: لا يرى إلى هذهِ العجالة النافعة فإنها وإن أمكن تحريرها من غير مؤلّفها الألمعىٰ النحرير، لكنّها مما يستبعد إتمامها فيما ذكره من زمان قصير۔ (ف/۱۴۳)

ترجمہ: کیا اس سودمند عجالے کو نہیں دیکھتے کہ مصنف المعی النحریر تیز ذہن، کمال ماہر علوم کے سوا اگرچہ دوسرا بھی لکھ سکے مگر یہ بہت دور ہے کہ ایسی تحریر اتنی مدت کوتاہ مذکور میں تمام ہوسکے۔

نام: مولانا آدم بن جبیری

دعائیہ کلمات: الأخ الصالح العالم العلامة أحمد رضا خان سلّمه الله الحنّان۔ (ف/۱۴۵)

ترجمہ: برادر صالح علام علامہ احمد رضا خان سلمہ اللہ الرحمٰن

نام: مولانا عبدالرزاق قادری حنفی ابن عبدالصمد قادری

دعائیہ کلمات: هذه العجالة النافعة التى كتبها العالم العلامة بعمدة المحققين وخلاصة أهل العلم واليقين الشيخ أحمد رضا رزقنا الله وإياه شفاعة النبى المصطفى، لم أرلى لساناً يمتد لمدح مؤلفها والإطراء بذكر مصنّفها وأنّى لمثلى أن يمدح هذا العالم الكامل، وأين الثريا من يد المتناول۔ (ف/۱۵۱-۱۵۳)

فَجَزَاهُ اللّٰــهُ عَنَّا خَيْرَ جَزَائِهِ ۔۔۔ وَوَقَاهُ مِنْ مَكْرِ الْحَسُودِ الشَّانِي
وَحَبَاهُ غَايَةَ مَا يَرُومُ وَيرتجِى ۔۔۔ وَكَسَاهُ ثَوبَ العِزِّ وَالرِّضْوَانِ

ترجمہ: یہ عجالہ نافعہ جسے عالم علامہ عمدۃ المحققین خلاصہ اہل علم ویقین مولانا احمد رضا نے لکھا اللہ تعالیٰ ہمیں اور اسے نبی مصطفیٰ کی شفاعت نصیب کریں میں وہ زبان نہیں پاتا جو مدح مؤلف میں رواں ہو اور ذکر مصنف کی ثناء خواں ہو اور مجھ جیسا اس عالم کامل کی کہاں مدح کر سکے اور ثریا تک ہاتھ کیونکر پہنچے۔

خدائے پاک اسے بہتر جزا دے ۔۔۔ عدو حاسد کے مکروں سے بچائے
مرادیں آرزوئیں پوری فرمادے ۔۔۔ رضاؤ مجد کا خلعت پہنائے

نام: مولانا شیخ احمد مکی حنفی چشتی صابری امدادی مدرس حرم شریف و مدرسہ احمدیہ واقعہ مکہ معظّمہ واجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب

دعائیہ کلمات: فلله دره لقد أجاد فيما أفاد المؤلف كثّر الله أمثاله وأسعد له ماله كيف لا وهو التقى، النقى، العالم، العامل والفاضل، الكامل، الأديب، الأريب، الحسيب، النسيب، الحاوى جميع العلوم من المنطوق والمفهوم محى الشريعة السنية ومؤيد الطريقة المرضية

الملك السعيد الفلك الفريد سراج الزمان مولانا المولوى الحاج محمد أحمد رضا خان بن الفاضل مولانا المولوى الحاج محمد نقى على خان منحه سجائل المغفرة والرضوان، جزاهما الله عنّا وعن المسلمين خير الجزاء وحشرنا وإياهم تحت لواء سيد وُلد عدنان إلا وهو الحبرا الفهام أتى بالسيف الصمصام فعلى كل دليل له دليل لا يضطرب عن قال و قيل و كل سطر سطر كحرف الاكليل بل هذا هو الفصل المبين الناحل بين الناعم والثخين ۔ (ف/۱۶۲-۱۶۳)

ترجمہ: مصنف کی خوبیاں ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے کہ اس نے جیّد افادے دیئے اللہ تعالیٰ اہلسنّت میں اسکے امثال بڑھائے اور اسکا انجام سعید فرمائے اور کیوں نہ ہو کہ وہ کون ہی ستھرا پرہیز گار عالم عامل فاضل کامل ادب عاقل حسب نسب دونوں میں ذی عزت جسے منطوق ومفہوم جمیع علوم کی جامعیت زندہ کن شریعت روشن قوت دہ طریقت احسن سعید فرشتہ آسمان یکتا چراغ زماں مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خاں ابن فاضل مستغرق بدولا بہائے مغفرت ورضوان مولانا مولوی حاجی محمد نقی علی خاں اللہ عزّ وجل دونوں کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور ہمیں اوران کو سردار اولا دعدنان کے زیرِ نشان اٹھائے، ہاں ہاں وہ علوم کوحسن دینے والا کثیر الفہم وہ تیغ براں لایا جس کی دھار کبھی نہ گرے اسکی ہر دلیل پر دلیل ہے جو کسی کی گفتگو سے جنبش نہ کرے ہر سطر کہ ان ورقوں میں آشکار ہے گویا کنارۂ تاج جواہر نگار ہے ہاں جواب حق و باطل میں روشن فیصلہ کرنے والا ہے نرم ودرشت کو چھان کر جدا کر دینے کا آلہ ہے

نام: مولانا عبدالوہاب بن عبدالصمد حنفی قادری مکی

دعائیہ کلمات: العالم العلامة الجليل الشهير الفاضل قدوه الأماثل الشيخ أحمد رضا خان حماه الله من شرور الزمان، وجزاه الله عن الإسلام والمسلمين وبلّغ اماله ومنحه الحكمة وفصل الخطاب وأفاد من حسن أجوبتها أهل العلم وذوى الألباب ـ (ف/۱۵۵)

ترجمہ: عالم علامہ زبردست مشہور فاضل مقتدیٰ فاضل مولانا احمد رضا خاں پروردگار شرورِ زمانہ سے اسکی حفاظت فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے اسکو جزادیکر دلی آرزوؤں کو پہنچائے اور اسے محکم علم اور ہر بات میں قول فیصل کہنا کرے اور ان جوابوں کی خوبی سے اہلِ علم وارباب دانش کو فائدے عنایت فرمائے۔

نام: مولانا سعید بن محمد مدرس مسجد حرام

دعائیہ کلمات: العالم العلامة والحبر الفهامة الشيخ أحمد رضا متّعنا الله بطُول حياته وأفاض علينا من بركاته ـ (ف/۱۵۹)

ترجمہ: عالم علامہ علوم کو حسن دینے والے فہامہ مولانا احمد رضا، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی درازیٔ عمر سے بہرہ یاب فرمائے اور اس کی برکتوں کا ہمیں فیض پہنچائے۔

نام: مولانا حافظ عبدالطیف قادری مدرس حرم مکہ مشرفہ

دعائیہ کلمات: طالعت هذه العجالة فوجدتها فى بابها فريدة صدرت عن علم سابق وذهن رائق فجزاه الله تعالىٰ عن جميع أهل الإسلام أحسن الجزاء ورزقنا وإيا ه شفاعة سيد الأصفياء ـ (ف/۱۵۷)

ترجمہ: میں نے یہ عجالہ دیکھا تو اسے پایا کہ اپنے باب میں گوہر یکتا ہے سبقت لیجانے والے علم اور تعجب میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہے اللہ تعالیٰ مصنفِ عجالہ کو تمام

اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا دے اور ہمیں اور اسے شفاعت سید الاصفیاء روزی فرمائے۔

نام: مولانا شیخ ابوالخیر احمد بن عبداللہ میر داد مدرس وخطیب وامام مسجد حرام

دعائیہ کلمات: العلامة الفاضل الذی بتنویر أبصاره یحلّ المشاکل والمعاضل، المسمّی بأحمد رضا خان، وقد وافق إسمه مسمّاه، وطابق درّ ألفاظه جوهر معناه، فهو کنز الدقائق المنتخب من خزائن الذخیرة، وشمس المعارف المشرقة فی الظهیرة، کشّاف مشکلات العلوم فی الباطن والظاهر، یحق لکل من وقف علی فضله أن یقول کم ترک الأول للآخر۔

وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ الْأَخِیْرُ زَمَانَهٗ لَاٰتٍ بِمَا لَمْ تَسْتَطِعْهُ الْاَوَائِلُ

وَلَیْسَ عَلَی اللّٰهِ بِمُسْتَنْکِرٍ اَنْ یَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِیْ وَاحِدٍ

فجزاه الله تعالی عن المسلمین المتقدّمین بائمة الهدیٰ والدین الجزاء الوافر ونفع به وبتالیفه فی الأول والاخر ولازال علی ممر الزمان رافعاً لواء الحق ناصرا لأهله ما تعاقب الملوان ومتّع الله الوجود بحیاته وما برح ملحوظاً بعون الله وعنایاته۔ (ح/۲۵)

ترجمہ: علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے۔ احمد رضا خان جو اسم بامسمّیٰ ہے اور اسکے کلام کا موتی اس کے معنی کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا خزانہ ہے محفوظ گنجینیوں سے چنا ہوا اور معرفت کا آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کے مشکلات ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اسکے فضل پر آگاہ ہوا اسے سزاوار ہے کہ کہے "اگلے پچھلوں

کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔''

زمانے میں میں گرچہ آخر ہوا　　وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچھبا نہ جان　　کہ ایک شخص میں جمع ہو سب جہاں

اللہ تعالیٰ مصنف کو ان سب مسلمانوں کی طرف سے جو آئمہ ہدایت و دین کے پیرو ہیں، جزاءِ کثیر دے اور اس کی ذات اور اس کے تصنیفات سے اگلوں اور پچھلوں کو نفع بخشے اور وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا، اہل حق کو مدد دیتا رہے، جب تک صبح و شام ہوا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اس پر رہے۔

نام: مولانا شیخ علی بن صدیق کمال

دعائیہ کلمات: حقیق بالقبول والإذعان، ما جاء به هذا النجم اللامع، والسيف القامع رقاب الوهابية ومن كان لهم تابع، الشيخ الكبير، والعلم الشهير، مولانا وقدوتنا أحمد رضا خان البريلوى سلّمه الله وأعانه على أعداء الدين المارقين۔ (ح/۳۱)

ترجمہ: ماننے اور گردیدگی کے لائق ہے، جس کو یہ روشن ستارہ لایا وہ وہابیہ اور ان کے تابعین کی گردنوں پر تیغ براں، استاذ معظم اور نامور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل جانے والوں پر اس کو فتح دے۔

نام: مولانا شیخ محمد عبدالحق ابن شاہ محمد مہاجر الہ آبادی شیخ الدلائل

دعائیہ کلمات: العلامة الحبر الطمطام، المقوال المفضال المنعام، النكر البحر الهمام، الأريب اللبيب القمقام، ذوالشرف والمجد المقدام،

الذكی الزكی الكرام، مولانا الفهامة الحاج، أحمد رضا خان كان الله له أينما كان، ولطف به فی كل مكان، فی ما بسط وحقق، وضبط ودقق، أقسط وزعا، وأرشد وهدیٰ، فيجب أن يكون المرجع عند الإشتباه إليه، والمعول عليه فجزاه الله الجزاء التام، واسبغ عليه نعمه غاية الإنعام، وأطال طيلته طوال الدهرالمستدام، بأرغد عيش لا يسأم فيه ولا يسام۔

ترجمہ: عالم جلیل دریائے زخائر پر گو بسیار فضل کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپید کنار شرف وعزت وسبقت والے صاحب ذکاء ستھرے نہایت کرم والے ہمارے مولا کثیر الفہم حاجی احمد رضا خاں نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اسکا ہو اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اس تفصیل تحقیق وربط وضبط وتدقیق میں راہِ صواب پائی انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی وہدایت کی تو واجب ہے کہ شبہہ کے وقت اس تحقیق کی طرف رجوع کیا جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اسے پوری جزا بخشے اور اسپر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر ووافر کرے اور ابد الاباد تک اسکے فضل کو مُمتد کرے، نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اُکتائے، نہ کوئی حادثہ پیش آئے۔

<u>نام: مولانا محمد یوسف خیاط</u>

دعائیہ کلمات: حضرة الفاضل شكر الله سعيه وله اليد الطولی عند الله ورسوله۔ (ح/۶۹)

ترجمہ: حضرت فاضل کی اللہ تعالیٰ سعی مشکور کرے اور اللہ ورسول کے نزدیک اس کا بڑا اقتدار ہے۔

نام: مولانا سید محمد مرزوقی ابو حسین مکی مدرس مسجد حرام

دعائیہ کلمات: قد من اللّٰہ تعالٰی علیّ وله الحمد والشکر بالإجتماع بحضرة العالم العلامة، والحبر البحر الفهامة، ذی المزایا الغزیرة، والفضائل الشهیرة، والتالیف الکثیرة فی أصول الدین وفروعه ومفردات العلم وجموعه، التی یضیٔ الحق بها من نور مشکاته فأبصرت من أوصاف کمالاته مالا تستطاع، أبصرت علم علم عالی المنار، وبحر معارف تتدفق منه المسائل کالأنهار صاحب الذکاء الرائع، حامل العلوم الذی سدّبها الذرائع، المطیل بلسانه فی حفظ تقریر علوم الشرائع، المستولی علی الکلام والفقه والفرائض، المحافظ بتوفیق اللّٰہ تعالٰی علی الآداب والسُنن والواجبات والفرائض، أستاذ العربیة والحساب، بحر المنطق الذی تکتسب منه لآلیه أی اکتساب، مسهل الوصول إلی علم الأصول، إذ لم یزل لها رائضا، احضرة مولانا العلامة الفاضل المولوی البریلوی الشیخ أحمد رضا أطال اللّٰہ حیاته، وأدام فی الدارین سلامته، وجعل قلمه سیفاً مسلولاً یغمد إلا فی رقاب المبطلین، امین اللّٰهم امین۔ (ح/۳۹-۴۰)

فتذکرت عند رؤیاه، قول الشاعر،

کَانَتْ مَسَائِلَةُ الرُّکْبَانِ تُخْبِرُنِیْ ‏ ‏ ‏ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَعِیْدٍ اطْیَبُ الْخَبَرِ

ثُمَّ الْتَقَیْنَا فَلَا وَاللّٰـهِ مَا نَظَرَتْ[1] ‏ ‏ ‏ إِذُنَایَ أَحْسَنَ مِمَّاقَدْ رَأیٰ بَصَرِیْ

ورایت نفسی ذاعیٌ و حصر عن البلوغ فی وصفه الی البیغة والوطر۔

---

[1] هٰذا بالاصل ولنعله فی الاصل ما سمعته اذ اصحح

ترجمہ: بے شک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا کہ میں حضرت عالم علامہ سے ملا جو زبر دست عالم دریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور بڑائیاں ظاہر اور دین کے اصول وفروغ اور علم کے علیحدہ و مجموع ہیں تصانیف معکاثر جن کے نور قندیل سے حق روشن ہوا تو میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کئے گئے تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زبان والا جو علمِ کلام وفقہ وفرائض پر غلبے کے ساتھ حاوی ہے۔ توفیق الٰہی سے مستحبات وسنن و واجبات وفرائض پر محافظت کرنے والا عربیت وحساب کا ماہر منطق کا وہ دریا جس سے اس کے موتی حاصل کئے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لئے کہ ہمیشہ اسکی ریاضت رکھتا ہے حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی احمد رضا اللہ تعالیٰ اسکی عمر دراز کرے اور دونوں جہاں میں اسے ہمیشہ سلامت رکھے اور اس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل بطلان کی گردنیں ایسا ہی کر یا اللہ ایسا ہی۔ تو مجھے اِنہیں دیکھ کر شاعر صاحب کا یہ قول یاد آیا،

قافلے جانب احمد سے جو آتے تھے یہاں　　حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے　　اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر سے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اسکی مدح میں مراد وخواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و درماندہ دیکھا۔

نام: مولانا شیخ محمد عابد ابن شیخ حسین مفتی سرداران مالکیہ

دعائیہ کلمات: لما وفق الله لإحياء دينه القويم في هذا القرن ذي الفتن و الشرّ العميم، من أراد به خيراً من ورثة سيّد المرسلين، سيّد العلماء الأعلام وفخر الفضلاء الكرام، وسعد الملّة والدين، أحمد السير، والعدل الرضا في كل وطر، العالم العامل ذو الإحسان، حضرة المولى أحمد رضا خان، فقام في ذلك بفرض الكفاية، وقمع ببراهينه القاطعة ضلالة المبطلين البادية لذوي الدراية، ومن الله عليّ في أسعد الأوقات وأشرف الطوالع، وأبرك الساعات، بالتيمّن بشمس سعوده، واللياذ بساحة إحسانه وجوده۔ (ح/٤٦-٤٧)

ترجمہ جب کہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کو زندہ کرنے کی اسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا وہ جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار، دین و اسلام کی سعادت، نہایت محمود سیرت، ہر کام میں پسندیدہ، صاحب عدل عالم باعمل، صاحبِ احسان، حضرت مولانا احمد رضا خاں تو اس نے اس باب میں فرض کفایہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی حجتوں سے اہلِ بطلان کی اس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو اربابِ علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشارٌ الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان و بخشش کے میدان میں، میں نے پناہ پائی۔

نام: مولانا جمال بن محمد بن حسین مدرس و مفتی مالکیہ۔

دعائیہ کلمات: جزى الله حضرة ذي الإحسان المولى أحمد رضا خان،

حیث قام بفرض الکفایة، ووفقه لما یحب و یرضاه، وبلغه من الخیر ما یتمناه امین اللھم امین۔ (ح/۵۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ حضرت صاحب احسان مولیٰ احمد رضا خاں کو جزا عطا فرمائے کہ اس نے فرض کفایہ ادا کیا اور اسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق دے اور اس کے حسب مراد اُسے خیر عطا فرمائے، ایسا ہی کر اے اللہ! ایسا ہی۔

نام: مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف

دعائیہ کلمات: نادرة الزمان، ونتیجة الأوان، العلامة الذی افتخرت به الأواخر علی الأوائل والفھامة الذی ترك بتبیانه سحبان باقل، سیّدی وسندی الشیخ أحمد رضا خان البریلوی مکّن الله من رقاب أعادیه حسامه، ونشر علی ھام عزّه أعلامه۔ (ح/۵۸)

ترجمہ: نادرِ روزگار و خلاصہ لیل و نہار ہے وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقل بے زبان کر چھوڑا میرا سردار اور میری سند حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں پر اس کی تلوار کو قابو دے اور اس کے سر عزت پر اس کے نشانوں کو کشادہ کرے۔

نام: مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان

دعائیہ کلمات: عمدة العلماء العاملین، زبدة الفضلاء الراسخین، علامة الزمان واحد الدھر والأوان، الذی شھد له علماء البلد الحرام، بأنه السیّد الفرد الإمام سیدی وملاذی، الشیخ أحمد رضا خان البریلوی متّعنا الله بحیاته والمسلمین ومنحنی ھدیه فإن ھدیه ھدی سیّد

المرسلين، وحفظه من جميع جهاته على رَغْم أنوف الحاسدين۔

ترجمہ: عالمان باعمل کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ علامہ زماں یکتائے روزگار جس کے لئے علمائے مکہ معظّمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار اور میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اس کی روش نصیب کرے کہ اس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کوشش جہت سے اس کی حفاظت کرے۔

<u>نام: محمد یوسف افغانی مدرس مدرسہ صولتیہ واقعہ مکہ معظّمہ</u>

دعائیہ کلمات: الفاضل العلامه والحبر الفهّامة المستمسك بحبل الله المتين، الحافظ منار الشريعة والدين، من قصرت لسان البلاغة عن بلوغ شكره، وعجز عن القيام بحقه وبرّه، الذى افتخر بوجود الزمان، مولانا أحمد رضا خاں، لا زال سالكاً سبيل الرشاد، وناشر الوية الفضل على رؤس العباد، وأدامه الله للذّب عن الشريعة العزاء، ومكّن حسامه من رقاب الأعداء۔ (ح/٦٢)

ترجمہ: فاضل علامہ دریائے فہامہ جو اللہ کی مضبوط رسی تھامے ہوئے ہے دین و شریعت کے ستون روشنی کا حافظ و نگہبان وہ کہ زبان بلاغت جسکا شکر پورا ادا کرتے ہیں قاصر اسکے حقوق و احسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جسکے وجود پر زمانے کو ناز ہے مولانا حضرت احمد رضا خاں وہ ہمیشہ راہ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کیلئے اللہ تعالیٰ اسے بندوں کے سروں پر ہمیشہ رکھے اور اسکی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے۔

نام: مولانا محمد صالح ابن محمد بافضل

دعائیہ کلمات: إن الله جلت عظمته وعظمت منته، قد وفق من اختاره من عباده للقيام بخدمة هذه الشريعة الغراء وأمده بثواقب الأفهام فإذا أظلم ليل الشبهة اطلع من سماء علمه بدراً، وهو العالم الفاضل، الماهر الكامل، صاحب الأفهام الدقيقة، والمعانى الرفيعة، الإمام أحمد رضا خان شكر الله سعيه وأمده بالبراهين، لقمع الملحدين بجاه سيّد المرسلين۔

ترجمہ: بیشک اللہ عزوجل نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا امام احمد رضا خاں ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوشش قبول کرے اور بے دینوں کی جڑ اُکھیڑنے کے لئے یقینی حجتوں سے اس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔

نام: مولانا شیخ محمد سعید ابن محمد یمانی مدرس مسجد حرام

دعائیہ کلمات: إن من جلائل النّعم التى لا نثبت فى ساحة شكرها إن قيض الشيخ الإمام والبحر الهمام، بركة الأنام وبقية السلف الكرام، أحدا الأئمة الزهّاد، والكاملين العباد، أحمد رضا خان جعل الله التقوى زاده، ورزقنى وإياه الحسنىٰ وزيادة وأنا له من الخيرات ما أراده امين بجاه الأمين۔ (ح ۷۳-۷۴)

ترجمہ: بیشک ان عظیم نعمتوں سے جن کے میدان شکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دریائے بلند ہمت برکتِ تمام عالم اگلے کرم والوں کے بقیہ و یادگار جو دنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمیٰ بہ احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا اللہ تعالیٰ اسکا توشہ پرہیزگاری کرے اور مجھے اور اسے بہشت اور اس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور حسب مراد اسے بھلائیاں دے ایسا ہی کر صدقہ انکی وجاہت کا جو امین ہیں علیہ الصلوۃ والسلام۔

نام: مولانا حامد احمد محمد جداوی

دعائیہ کلمات: العمدة القدوة العالم العامل، الحبر البحر الرحب العذب المحيط الكامل، المحبوب المقبول المرتضى، محمود الأقوال والأفعال مولانا الشيخ أحمد رضا، متّعنا الله والمسلمين بحياته، ونفعه ونفعنا وإياهم فى الدارين بعلومه و مصنّفاته۔ (ح/۷۶)

ترجمہ: معتمد پیشوا عالم باعمل فاضل متبحر دریائے وسیع شیریں کامل سمندر محبوب و مقبول و پسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولانا حضرت احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور اسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہاں میں اسکے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے۔

نام: مولانا محمد تاج الدین ابن مصطفیٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ منورہ

دعائیہ کلمات: العالم النحرير والدراكة الشهير جناب المولى الفاضل الشيخ أحمد رضا خان من علماء أهل الهند، أجزل الله مثوبته وأحسن عاقبته، فجزاه الله عن نبيه ودينه والمسلمين خير الجزاء، وبارك فى حياته حتى يزيح به شبه أهل الضلالة الأشقياء، وأكثر فى الأمة المحمّدية أمثاله وأشباهه وأشكاله آمين۔ (ح/۷۹-۸۰)

ترجمہ: عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولیٰ فاضل حضرت احمد رضا خان کہ علمائے ہند سے ہیں اللہ عزوجل اس کے ثواب کو بسیاری دے اور اس کا انجام خیر کرے اور اللہ اسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزاء عطا فرمائے اور اس کی عمر میں برکت دے یہاں تک کہ اس کے سبب بد بخت گمراہوں کے سب شبہے مٹا دے اور اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس جیسے اور اس کے مانند اور اس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے، اے اللہ! ایسا ہی کر۔

نام: مولانا عثمان بن عبد السلام داغستانی سابق مفتی مدینہ طیبہ۔

دعائیہ کلمات: مولانا العلامة والبحر الفهامة، حضرة أحمد رضا خان جزى الله حضرة الشيخ وبارك فيه وفى ذرّيته وجعله من القائلين بالحق الى يوم الدين۔ (ح/۸۱)

ترجمہ: ہمارے مولا علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ انہیں حضرت شیخ کو جزائے خیر دے اور اس میں اور اسکی اولاد میں برکت رکھے اور اسے ان میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے۔

نام: مولانا سید احمد جزائری مدنی شیخ المالکیہ

دعائیہ کلمات: حضرة الشيخ أحمد رضا خان متّع الله المسلمين بحياته ومتّعه بطول العمر والخلود فى جنّاته۔ (ح/۸۳-۸۴)

ترجمہ: حضرت شیخ احمد رضا خاں اللہ عزوجل مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اسے درازی عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔

نام: مولانا خلیل بن ابراہیم خرپوتی مدرس حرم شریف نبوی

دعائیہ کلمات: العالم العلامة الفاضل الكامل المولوى أحمد رضا خان

البریلوی، أدام اللّٰہ تعالی نفع المسلمین به علی الأبد۔ (ح/٨٦)

ترجمہ: عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے۔

نام: مولانا السید محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل

دعائیہ کلمات: ومن أجلّھم العالم العلامة والبحر الفھامة حضرہ الشیخ المولوی أحمد رضا خان جزاہ اللّٰہ عن الإسلام والمسلمین خیراً۔

ترجمہ: علماء میں سب سے زیادہ عظمت والے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزاء عطا فرمائے۔

نام: مولانا محمد بن احمد عمری مدرس حرم نبوی

دعائیہ کلمات العالم العلامة والمرشد المحقّق الفھامة، صاحب المعارف والعوارف، والمنح الإلھیه اللطائف، سیدنا الأستاذ علم الدین ورکنه وعماد المستفید ومتنه المنلا الشیخ أحمد رضا خان، متّع اللّٰہ بوجودہ وأنار سماء العلوم بأنوار شھودہ وجزاہ عن نبیه ودینه أحسن الجزاء ووفاہ أجرہ عن الإسلام وأھله بالمکیال الأوفی۔ (ح/٨٩-٩٠)

وَلَا زَالَ فِی الْإِسْلَامِ فَخْرًا مُشَیَّدًا

بِهٖ یُهْتَدیٰ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ مَنْ یَسْری

ترجمہ: عالم علامہ مرشد محقق کثیر الفہم عرفان و معرفت والا اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار استاد دین کا نشان دوستوں اور فائدہ لینے والے کا معتمد و پشت پناہ فاضل حضرت احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے بہرہ مند

فرمائے اور اس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزاء عطا فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اسکا ثواب پورا کرے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اِک حصن حصین

جس سے خشکی وتری والے ہدایت پائیں

نام: مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل و مدرس مسجد نبوی

دعائیہ کلمات: العلامة الإمام، الذكى الهمام، النبيه النبيل، الوجيه الجليل، وحيد العصر والزمان، حضرة المولوى أحمد رضا خان البريلوى الحنفى لازال روضاً يانعاً بالمعارف، وبدراً سائراً فى منازل لطائف العوارف، أجزل الله لى وله الثواب، ومنحنى وإياه حسن المآب، ورزقنا جميعاً حسن الختام بجوار خير الأنام، وبدر التمام، عليه وعلى اله وصحبه أفضل الصلوة وأتم السلام۔ (ح/۹۱)

ترجمہ: علامہ امام تیز ذہن بالا ہمت خبردار صاحبِ عقل صاحبِ وجاہت وجلالت یکتائے دہر وزمانہ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی حنفی ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہ تمام۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور اسے ثواب عظیم عطا فرمائے اور مجھے اور اسے حسن عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حسن خاتمہ روزی کرے اور ان کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں ان پر اور ان کی آل واصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام۔

نام: مولانا عمر بن حمدان محرسی مالکی مدرس مدینہ طیبہ

دعائیہ کلمات: العالم العلامة، الدراكة الفهامة ذوالتحقيق الباهر، باقر مشكلات العلوم، ومبين المنطوق منها والمفهوم، بتوضيحه الشافى وتقريره الكافى، الشيخ أحمد رضا خان البريلوى حفظه الله مهجته، أدام بهجته۔ (ح/۹۳-۹۴-۹۵)

ترجمہ: عالم علامہ کمال ادراک عظیم فہم والا ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کردے مشکلات علوم کا کشادہ کرنے والا اور ان میں ہر منطوق و مفہوم کا اپنی توضیح شافی و تقریر کافی سے ظاہر کردینے والا حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اس کی شادمانی ہمیشہ رکھے۔

نام: مولانا سید محمد ابن محمد الجبیب المدنی الدیداوی

دعائیہ کلمات: العلامة النحرير، والدراكة الشهير، الشيخ أحمد رضا خان

ترجمہ: علامہ استاذ ماہر نہایت ذہن رساء والا حضرت احمد رضا خان۔

نام: مولانا شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری مدرس حرم محترم مدینہ طیبہ

دعائیہ کلمات: العالم الفاضل، الإنسان الكامل، العلامة المحقق، الفهامة المدقّق، حضرة الشيخ أحمد رضا خان أصلح الله له الحال والشان، وجزاه عن هذه الأمة الخيرية الجزاء الأوفى، وقربه ومن يلوذ به لديه زلفى، وأيّد به السنّة هدم به البدعة، وأدام لأمة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نفعه، أمين۔ (ح/۹۷-۹۸)

ترجمہ: عالم فاضل انسان کامل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ اس کا حال اور کام اچھا کرے اور اس بہترین امت سے نہایت کامل

جزاء عطا فرمائے اور اسے اور جتنے لوگ اس کی پناہ میں ہیں انہیں اپنے پاس قُرب بخشے اور اس سے سنت کو قوت دے اور بدعت کو ڈھائے اور امت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے اس کا نفع ہمیشہ رکھے، اللہ! ایسا ہی کر۔

نام: مولانا سید الشریف احمد برزنجی مفتی شافعیہ مدینہ مکرمہ

دعائیہ کلمات: العلامة النحرير، والعلم الشهير، ذو التحقيق والتحرير، والتدقيق والتجير، عالم أهل السنّة والجماعة، جناب الشيخ أحمد رضا خان البريلوى أدام الله توفيقه وارتفاعه۔ (ح/١٠٠-١٠١)

ترجمہ: علامہ کمال ماہر مشہور مشتہر صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزیین عالم اہلسنّت و جماعت جناب حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالی اس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔

نام: مولانا محمد علی بن شیخ حسین مالکی مفتی مالکیہ و مدرس مسجد حرام

دعائیہ کلمات: ومن الله علىّ باستجلاء نور شمس العرفان من سماء صفاء ملتزم الإتقان، من صار محمود فعله، كشّاف ايات فضله، وكيف لا وهو مركز دائرة المعارف اليوم، ومطلع كواكب سماء العلوم فى دار القوم، عضد الموحّدين وعصام المهتدين، القاطع بصارم البراهين، لسان المضلّين المحدين، والرافع منار الإيمان، حضرة المولى أحمد رضا خان، فجزى الله هذا الهمام حيث أبطل برسائله قول هولاء اللئام، وقام بفرض الكفاية فى هذا القران العميم الشرور ونهى المسلمين عن سفسطة ما صدر من إهل الفجور عن الإسلام والمسلمين، أحسن ماجازى به عباده المخلصين، ووفقه وسدده

لإحياء الشريعة الغراء، وأسعده وأيّده ونصره على هؤلاء الأشقياء،

ولازال بدر إقباله طالعاً في سماء كماله امين۔ (ح/٤٩-٥٠-٥١)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ اس آسمان صفا سے جسے استوار کاری لازم ہے آفتاب معرفت کا نور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جس کے افعال حمیدہ اس کی آیات فضیلت کے نہایت ظاہر کرنے والے ہیں اور کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرہ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے آسمان علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور، راہ یابوں کا نگہبان، حجتوں کی تیغ براں سے گمراہ گروں بیدینوں کی زبانیں کاٹنے والا، ایمان کے ستون روشنی کا بلند کرنے والا، حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو اللہ تعالیٰ اس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال ردّ کئے اور اس زمانے میں جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجا آوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں، مسلمانوں کو ان سے باز رکھا، اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی اور اسے اس شریعت روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صالح کرے اور اسے سعادت و تائید بخشے اور ان بد بخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمان کمال میں چمکتا رہے۔

اس کے بعد فاضل ممدوح مفتی الکیہ نے صاحب ترجمہ قدس اللہ سرہ کی مدح مین ایک قصیدہ غرّا فصاحت و بلاغت میں گوہر یکتا اپنی خوبی بیان میں عجیب و غریب قابل دید ہر ادیب لبیب اپنی زبان عربی میں تحریر فرمایا جو بخیال تطویل نقل نہ کیا گیا صرف ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے کیسا ترجمہ جو حسن بیانی و فصاحت لسانی و خوبی معانی میں بے نظیر ہے

اس سے بڑھکر فکرِ انسانی سے متصور نہیں یہ کرامت بین صاحب ترجمہ ہے وھی ھذہ۔

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت

کہہ رہا ہے دم نازش کہ میں ہوں خیر بلاد
میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت

میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفٰے کی برکت ان کی دعا کی برکت

نیکیاں مکہ میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اس سے فزوں فضل خدا کی کثرت

وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت

ماہ میں! شعشعہ افشان ہے انہی کا پرتو
مہر رخشاں میں درخشاں ہے انہی کی رنگت

ہے فلک چادر نیلی میں اسی سے روپوش
گریہء ابر سے ہے غرقہء آب خجلت

کام جان دین مرے زائر کو خدا کے محبوب
معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت

سُن رہا تھا میں مدینے کی یہ اچھی باتیں
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت

زیورِ حسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوں اُمِ قریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت

خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے جائے حج وعمرہ وقربان کی کھپت

مجھ میں ہے خانہء حق بیت معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حکمی حکمت

سعی والوں کے لئے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کے لئے عکس یمین قدرت

مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
اور مسجد حسنہ جس میں بڑھیں بے منت

عمل طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولےٰ سے روایت بہ سبیلِ صحت

ہیں حدیثیں کہ میرے مثل کسی خطہ سے
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو الفت

بہترین ارضِ خدا نزد خدا ہوں یہ بھی
اک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں نیت

سارے تارے تو مرے پاک اُفق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لئے کون جہت

قاصد حق پہ میرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت

حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین — حج مرا عمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت

اور یہ فرض کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج — میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت

مجھ میں جبتک جو رہے اس پہ ہو ہر روز مدام — ابتداءً مرے مولےٰ کی نگاہِ رحمت

وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہیں — دفترِ بخشش و رحمت میں ہوان کی بھی لکھت

ایک سو بیس ہیں خاص اسکے نظر ہائے کرم — روز اُترتے ہیں جو مجھ پے اہل طاعت

اہلِ طوف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو — ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں ان پر قسمت

مہبط وحی ہوں میں مظہرِ ایمان ہوں میں — مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعات الٰہی مثبت

جزء ایمان ہے محبت میری میں کرتا ہوں — دور ناپاکیوں کو کورۂ حداد صفت

پاک و ذی حرمت و عرش و بلد امن و صلاح — میرے اسماء ہیں معلےٰ مرے نام و نسبت

مجھ میں ہی اُترا ہے قرآن کا اکثر حصہ — مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت

جب کہ مکہ نے یہ کی اپنی ثناء میں تطویل — اُٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طول صفت

مجھ کو یہ بس ہے کہ ہوں تربت اطہر کے سبب — بہترین بقعہ بجزم علمائے امت

کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے — مصطفےٰ سے ہوئی آبای نبی کی عزت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئے جمع آیات — مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت

مجھ میں چالیس نمازیں ہیں برات اخلاص — مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت

ہر نجس دور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور — مجھ میں وہ پاک کنواں غرس سے جسکی شہرت

کر دیا شہد لعاب دہن شہ نے جسے — جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت

مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری — میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا مکانِ ہجرت

مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں — ایک کا ایک رہے مجھ میں ہے عاصی کی بچت

مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آل شہ ہیں — جن ستاروں سے چمک اٹھی زمین کی قسمت

باتیں سُن سُن کے ہوا دونوں کی میں عرض گزار — فیصلے کے لئے چاہو حکمِ باں صفت
رب بلاغت کا ۔ معارف کا ہدیٰ کا مولیٰ — صاحب علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا — جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت
اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین — ذہن سے کشف کئے موقف دین و ملت
وہ ہدایت کا عضد، فخر، وہ محمود فعال[1] — وہ جو کشافی قرآن میں ہے محکم آیت
مشکلات اس سے کھلے اس کا بیاں ایسا بدیع — جسکی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت
اس سے اعجاز و دلائل کا منوّر اِیضاح — اس سے اَسرار بلاغت کی جلا بے ربیت
بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا — وہ معزز کہ ہے تقویٰ کی صفا و صفوت
دین کے علموں کا وہ زندہ کُن احمد سیرت — وہ رضا حاکم ہر حادثۂ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال — خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحبِ تقویٰ — جس کی سبقت پہ ہے اجماع جہاں کی حجت
طیب طیب طیب خلف اہلِ ہدیٰ — جسکے آیات بلندی ہیں سمائے رفعت
وہ حجج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد — ابن حجہ کے حجج جن سے ہوئے حرف غلت[2]
شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال — اسکے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت
یاد پر علم لکھائے کوئی اس کا سا سُنا — صاحبِ فضل اور اس کی تو ہے مشہود آیت
دائماً بدر کمال اس کا سمائے عز پہ — ہادیٔ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
رب افضال پہ ہادی کے درود وسلام — جنکے سائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت
آل واصحاب پہ جب تک کہ گلستان میں رہے — گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

---

1. فعال بالفتح افعال پسندیدہ
2. غلت وغلط معنی واحد اور زیادہ استعمال غلت غلطی حساب میں ہے مترجم

یہاں تک جو کچھ عربی اور اردو زبان میں لکھا گیا وہ ''فتاویٰ الحرمین'' و ''حسام الحرمین'' سے ایجاز واختصار والتقاط کے ساتھ تحریر ہوا اور بعض تقریظ میں التقاط کی بھی نوبت نہ آئی خاص کر تصانیف حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو مدح جلیل وستائش جمیل علماءِ مکہ ومدینہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً وتکریماً نے فرمائی وہ معرض اظہار میں نہ آئی شائقین فضائل صاحب ترجمہ قدس سرہ کو مناسب ہے کہ ان دونوں مذکور فتاویٰ کو مطالعہ فرمائیں اور نکہت فضائل ممدوح علیہ الرحمہ سے اپنی روح وروان کو تازگی بخشیں اور فرقہ مرزائیہ، امیریہ، قاسمیہ، رشیدیہ، اسماعیلیہ، نذیریہ، اور زمانہ موجود کے کل وہابیہ کے سردار مولوی اشرف علی تھانوی کے کفریات جو انہیں سب کی کتابوں سے انہیں دونوں مذکور فتاویٰ میں لکھے گئے اور مفتیانِ مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ نے جو احکامِ کفر دلائل کی تجلیوں سے مثلِ آفتابِ نیم روز واضح فرمائیے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اب یہ کم تر غلام آستانہ علیہ رضوی محمود جان کاٹھیاواڑی اپنے اس رسالہ ''ذکر رضا'' کو ان اشعار دعائیہ پر حسب وعدہ ختم کرتا ہے۔ البتہ چند ضمائم ضروری اس پر اضافہ کئے جائیں گے۔

دونوں پسر رضا کے الٰہی نبیل ہوں ۔۔۔ اپنے پدر کے کامِ میں کامل کفیل ہوں
حامد رضا ہیں ایک دگر مصطفیٰ رضا ۔۔۔ مقبول بارگاہٗ خدائے جلیل ہوں
شر مخالفینِ سنن سے رہیں وہ دور ۔۔۔ درد مراد سے نہ وہ ہرگز علیل ہوں
مشکل جو پیش آسان ان پہ ہو ۔۔۔ دونوں جہاں کے کام نہ ان پر وبیل ہوں
بحر علوم دین کے شناور رہیں مدام ۔۔۔ کانِ حیا وخلق کے در جمیل ہوں
ہر ایک علم وفن کے امام وہمام ہوں ۔۔۔ سارے جہاں میں آپ ہی اپنے مثیل ہوں
آسان وحل ہوں ان سے غوامض علوم کے ۔۔۔ بڑھ کر جہاں میں سب سے فہیم وعقیل ہوں
فیض کثیر سے وہ زمانے کو پر کریں ۔۔۔ سرسبز ان سے ملتِ حق کے نخیل ہوں

شرع نبی کے حامی و ناصر رہیں مدام ── منہاج رشد و جادۂ حق کی دلیل ہوں
بیخِ فتن کی بیخ کنی وہ کریں سدا ── اہلِ فساد ان سے ہمیشہ ذلیل ہوں
دہشت سے انکی اہلِ فتن کانپتے رہیں ── ابرار و اصفیا کے حبیب و خلیل ہوں
بدعات وشرک وکفر مٹائیں جہاں سے ── گمراہی و شرور وفتن کے مزیل ہوں

محمود جان کی ہو یہ دعا اے خدا قبول
اپنے پدر کے مثل یہ دونوں جلیل ہوں

قصیدہ در منقبت صاحب ترجمہ از مصنف ذکر رضا ادام فیضہ اللہ تعالی

ہم نے کیا احمد رضا دیکھا تجھے ── سرِّ ذاتِ مصطفٰی دیکھا تجھے
آیتِ فضلِ خدا دیکھا تجھے ── رحمتِ ربِ وریٰ دیکھا تجھے
زبدۂ اہلِ تقا دیکھا تجھے ── عمدۂ اہلِ صفا دیکھا تجھے
کیا بتاؤں میں نے کیا دیکھا تجھے ── جو لکھوں اس سے سوا دیکھا تجھے
حق تعالے کی قسم احمد رضا ── نائبِ خیر الوریٰ دیکھا تجھے
شمع احیائے سنن پر روز و شب ── مثلِ پروانہ فدا دیکھا تجھے
زہد و تقوی میں بسر کی زندگی ── مہرِ چرخِ اصطفا دیکھا تجھے
تجھ سے دین پاک نے پائی ضیاء ── مشعلِ ضوء ہدیٰ دیکھا تجھے
جان جب تک جسم میں باقی رہی ── ہم نے شیدا دین کا دیکھا تجھے
خلق میں جاری ترا بحر فیوض ── منبع لطف و عطا دیکھا تجھے
اہلِ بطلان کو دکھا دی راہِ حق ── فی الحقیقۃ رہنما دیکھا تجھے
بھاگتے تھے تجھ سے اعدائے سنن ── پَرتوِ شیرِ خدا دیکھا تجھے

ہیبت حق تیرے چہرے سے عیاں — قدرتِ ربّ العلیٰ دیکھا تجھے
مقتدا ے آکر ہوں تیرے مقتدی — ہم نے ایسا پیشوا دیکھا تجھے
جان و دل سے ہو گیا تجھ پر فدا — جس نے اے نورِ ہدیٰ دیکھا تجھے
نجدیوں کے حق میں تھا تیر شہاب — قاتلِ کُل اشقیا طغیٰ دیکھا تجھے
اہلِ سنت کو بہت کچھ دیدیا — گوہرِ بحرِ سخا دیکھا تجھے
خدمتِ مذہب میں کاٹی عمر سب — ناصر دین دائما دیکھا تجھے
بدعت و باطل کی گردن کاٹ دی — سیف مسلول خدا دیکھا تجھے
شرک کی ظلمت کو تو نے کھو دیا (بمعنی مٹادیا) — واقعی بدر الدجےٰ دیکھا تجھے
اس زمانِ پُرفتن میں اے رضا — استقامت سے بھرا دیکھا تجھے
گلشنِ مذہب کیا آراستہ — بلبلِ باغ ہدیٰ دیکھا تجھے
کر دیا ملت پہ قرباں مال و جان — دین حق کا شیفتہ دیکھا تجھے
کھو دیا ہستی کو تو نے بہرِ حق — شاہد دین پر فدا دیکھا تجھے
ہو امام اہل سنت بالیقین — عالموں کا مقتدا دیکھا تجھے
مفتی اکناف عالم تیری ذات — مفتیوں کا پیشوا دیکھا تجھے
خدمت دینی ترا پیشہ رہا — صابر ظلم و جفا دیکھا تجھے
مرحبا اے میرے مولا مرحبا — گوہر بحر ہدیٰ دیکھا تجھے
مشکلوں کو تو نے آسان کر دیا — اے رضا مشکل کشا دیکھا تجھے
جام عرفانی پلا دیجے مجھے — عارف ربّ الوریٰ دیکھا تجھے
درد فرقت کی دوا کر دیجئے — دارِوِ دردِ عنا دیکھا تجھے
المدد اے شاہ اقلیم کرم — دافع کرب و بلا دیکھا تجھے

ملتجی کیونکر نہ ہو تجھ سے گدا بے کسوں کا ملتجی دیکھا تجھے
کشتیٔ رنج و مصیبت کا شہا اہلِ حق نے ناخدا دیکھا تجھے
بندہ محمودؔ جاں نے اے رضا
مظہر ذاتِ خدا دیکھا تجھے

سر مو شکر نعمای الٰہی ہو نہیں سکتا
گرچہ تا قیامت بس اسی کا ورد میں رکھوں

فقیر اپنے رب قدیر کے انعام واکرام واحسان کا شکر کسی طرح ادا نہیں کرسکتا کہ بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں منجملہ ان کے ایک ہی نعمت عظمٰی ایسی ہے کہ عمر صرف ہوجائے اور شمہ ٔشکر اسکا ادا نہ ہو یہ کہ ہم کو خاص اپنے حبیب اشرف الانبیاء الکرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی امت میں فرما کر فرقہ ٔناجیہ اہلِ سنت وجماعت سے کیا پھر اس پر وہ مزید شرف بخشا کہ جس کے بیان سے زبان عاجز ہے یعنی ایسے مرشد کامل کی غلامی کا فخر عطا فرمایا جو علومِ ظاہریہ و باطنیہ میں بے نظیر و یکتا اہلسنّت کا مقتدیٰ تاج الکملاء، رئیس الفضلاء زبدۃ الاصفیاء، عمدۃ الاولیا، محی الشریعہ والطریقہ ناصر السنۃ السنیہ مجدد الملۃ والدین آیۃ من آیات رب العلمین اعلیٰ حضرت مولانا وسیدنا ومرشدنا مولوی مفتی شاہ احمد رضا خاں صاحب بردّ اللہ تعالی مضجعہ ونوّر مرقدہ ہیں اس دولت کبریٰ سے مالا مال ہوجانے کا مختصر حال یہ ہے کہ قلب حزیں میں مدت دراز سے یہ خیال نہایت استحکام کے ساتھ تھا کہ جب تک مرشد کامل جامع الفضائل نہ ملے گا بیعت نہ کروں گا۔ مثل مشہور ہے کہ ''جوئندہ یابندہ''۔ ''طلب صادق در کار پس یار آید در کنار''۔ ناگاہ رسالہ ہادی دین وملت ماحی شرک وبدعت تحفہ ٔحنفیہ

جو پٹنہ عظیم آباد سے ماہ بماہ باہتمام حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی ابوالمساکین محمد ضیاء الدین صاحب متوطن پیلی بھیت مدظلہم ہندوستان وغیر ہندوستان کو اپنے بحر فیض دینی سے سیراب کرتا تھا۔ نظر فقیر سے گزرا چونکہ رسالہ دین کا سچا خدمت گزار اور دلچسپ مضامین اور تحقیقات مذہبی کا خزانہ تھا لہٰذا میں اسکو منگوانے لگا اور نہایت ذوق وشوق سے من اوّلها إلى آخرها اس کا مطالعہ کر کے اعلیٰ اعلیٰ مضامین سے مستفیض ہوتا تھا اسی رسالہ راہبر حق میں اس امامِ اہلسنّت غوّاص بحر حقیقت کی فضیلت وجلالت علوم دیکھتے دیکھتے دل نے کامل یقین دلایا کہ اس زمانے میں ایسا مرشد ملنا حیطہ ءامکاں سے خارج ہے پس بخت خفتہ جاگا۔ طالع نے راہبری مقدر نے یاوری کی فوراً چل دیا۔ مسافت دور دراز قطع کر کے بریلی شریف پہنچ کر حاضر دربار پر انوار و فیض بار ہوا چہرۂ درخشاں پر نظر پڑتے ہی دل ایسا باغ باغ ہوا کہ پہلو میں سمائے نہیں سماتا تھا۔ اس وقت کی مسرت کا انداز کسی طور نہیں ہوسکتا مدت دراز کی تمنا بر آئی سالہا سال کی جیسی خواہش و آرزو تھی اس سے بڑھ کر قادر بیچون نے نعمت عطا فرمائی اسی روز اس ساقیٔ بحرِ طریقت نے مخصوص توجہ کے ساتھ جامِ بیعت سے سرشار فرمایا اور اپنا متوالا بنایا اسکے بعد ہی جملہ سلاسل عالیہ قادریہ چشتیہ، سہروردیہ نقشبندیہ کی خلافت کا تاج اس گدا کے سر پر رکھا انعامات واحسانات والطاف اس قدر فرمائے جو بیان میں نہیں آسکتے بوقت رخصت پورا لباسِ اطہر جو جسم شریف سے شرافت حاصل کئے ہوئے تھا عنایت فرمایا یعنی عمامہ، کرتا، انگرکھا، پائجامہ، جو ہر ایک بزرگی و برکت سے بھرا ہوا تھا چونکہ چار سلسلوں کی خلافت عطا فرمائی گئی لہٰذا چار ہی چیزیں لباس فاخر سے بخشی گئیں خلافت عطا فرمائی گئی خلافت نامہ میں فقیر کی نسبت جو کچھ اس شاہِ عالی جاہ نے اپنا خیال کرامت مآل ظاہر فرمایا اور جن جن القاب کریمہ سے حقیر کو نوازا ان کا شکریہ بھی عمر بھر ادا نہیں ہوسکتا۔

الحمد لله الواهب الكريم

نقل خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ الْمُکْرَمِیْنَ عِنْدَہٗ○ اٰمِیْن ط امابعد سگ کوی قادری بندہ ناسز افقیر عبدالمصطفٰے احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَایَقْتَرِنُہٗ وَمَا مَضٰی نے برادر دینی ومحسب یقینی فاضل کامل، جامع الفضائل، قامع الرذائل، حامی سنت، ماحی بدعت مولانا مولوی محمد محمود جان صاحب پشاوری قادری برکاتی مقیم جام جودھپور ملک کاٹھیاوار جَعَلَہُ اللّٰہُ مِنْ اَکَابِرِ الْاَخْیَارِ وَاَطَاھِرِ الْاَبْرَارِ کو جملہ سلاسل علیہ طریقت قادریہ چشتیہ سہروردیہ۔ نقشبندیہ وجمیع اذکار واشغال واوراد واعمال خاندانی کی اجازت عامہ تامہ دیکر ماذون علی الاطلاق وخلیفہ بالاستحقاق کیا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْہِ وَلَہٗ وَبِہٖ وَعَلَیْہِ وَجَعَلَ قُلُوْبَ الْمُوْمِنِیْنَ تَھْوِیْ اِلَیْہِ اٰمِیْنَ مولانا موصوف بفضلہٖ تعالیٰ جملہ عقائد ومذاہب ومشارب میں اس فقیر کے قدم بقدم ہیں تمام برادران اہل سنت کہ اس فقیر کے محبّ وہم مذہب ہیں بعونہ تعالیٰ مولٰنا کے مسائل وہدایات وارشاد پر بے تامل عمل فرمائیں باذنہٖ تعالیٰ ان کو ہادی مہدی و رشید مہتدی پائیں گے۔

ثَبَّتَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاہُ وَسَائِرَ اِخْوَانِنَا مِنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ○ اِنَّہٗ وَلِیُّ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ○ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَافِظِنَا وَمَاْوٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ○ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

عبدہٗ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خلافت نامہ پر صرف حضور کے دستخط ہیں اس زمانے میں مہر شریف گم ہوگئی تھی ورنہ وہ بھی ثبت ہوتی۔ ''قصیدۃ الاستمداد'' کے آخر میں حضور نے جو اپنے خلفاء کے اسماء شمار فرمائے ان میں اس فقیر کا نام رہ گیا جس کے بارے میں اپنے ایک مکرمت نامہ میں جو وصال سے نو دس مہینے قبل بندے کے نام ارسال کیا یہ رقم فرمایا کہ سہواً طبع ہونے سے رہ گیا۔ فقیر کہتا ہے کہ یہ سہو حکمت سے بھرا ہوا تھا کہ اس میں عزت فرمائی و قدر افزائی بہ نسبت طبع ہو جانے کے ہزاروں درجے بڑھی ہوئی ہے کہ اسی سہو کو جن الفاظ زرین میں تحریر فرمایا گیا ہے ان کا ایک ایک حرف میرے لیے گوہر بے بہا ہے۔

فالحمد لله علی إعزازه وتعامه وإكرامه وإحسانه

نقل اعزاز نامہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِیۡم

بملاحظہ مولانا المکرّم ذی المجد دالکرم حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی محمود جان صاحب دام فضلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سیٹھ سلیمان عثمان صاحب سکراتی تشریف لائے مگر ایسے وقت کہ میں بہت علیل ہوں میں ان کی خاطر کچھ نہ کر سکا۔ ساڑھے چار مہینے کے قریب ہوئے کہ آنکھ دکھنے آئی تھی جب سے آج تک آنکھ لکھنے پڑھنے کے قابل نہیں مسائل سنتا جواب لکھوا دیتا بارھویں شریف کی شام سے علالت شدیدہ لاحق ہوئی کہ ایسی کبھی نہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے وصیت نامہ لکھوا دیا اسکے بعد مولیٰ تعالیٰ نے اس بلائے شدید سے نجات بخشی مگر بقیہ مرض اب تک ہے اور ضعف اس قدر شدید ہے کہ مسجد تک جانے میں تمام بدن میں درد ہونے لگتا ہے دعا کا حاجتمند ہوں اور آپ کے اور آپ کے گھر کے لیے دعا کرتا ہوں۔ بھائی سلیمان صاحب نے مجھ سے تعویذ مانگا تھا میں آجکل

لکھ نہیں سکتا لہٰذا سب سے بہتر ان کی خاطر یہی میری سمجھ میں آئی کہ خاص اپنے لیے جو عظیم تعویذ ۷ ۴۸ خانے کا تیار کیا تھا ان کی نذر کردوں زندگی اگر باقی ہے تو اپنے لئے اور تیار کرلیا جائے گا اس تعویذ کے منافع وسعت رزق و بلندی مرتبہ و استقامت دین حق و رحمت الٰہی ہیں ایک دن کامل کی محنت میں لکھا جاتا ہے میں نے بھائی سلیمان صاحب کو وہ چیز دی جو عمر بھر میں صرف اپنے لئے تیار کی تھی اور کسی کو نہ دی آپ کے فرمانے کی اسی قدر تعمیل کر سکا۔ بھائی مولوی غلام مصطفےٰ صاحب بخیریت ہیں اپنے یہاں کی خیریت سے مطلع فرمائیں آپ کی زیارت برسوں میں ہوا کرتی ہے اور میں کثیر الاشغال کثیر النسیان جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ''قصیدۃ الاستمداد'' کے آخر میں جو اپنے احباب حامیان سنت کے اسماء گِنائے ان میں آپ کا نام نامی کہ سونے کے حرفوں سے لکھنے کا تھا۔ سہو ہو گیا طبع کے بعد یاد آیا جس کا اب تک افسوس ہے۔ خیریت سے اطلاع بخشئے سب احباب کو سلام۔ والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۴ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

اس موقع پر حضور کے فیوضِ باطنیہ سے صرف ایک کرشمہ بیان کرتا ہوں جو متعلق بعالم برزخ ہے وہ یہ کہ میرے وہاں اس آخر عمر میں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی تھیں سالہا سال سے دلی آرزو تھی کہ کوئی لڑکا پیدا ہوتا۔ بعد وصال حضور کے جلسہ فاتحہ چہلم میں شریک ہوا بوقت رخصت روضۂ منورہ کے مواجہہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے خالق دو جہاں کارساز جن وانسان اپنے اس مقبول بندے کے توسل مجھ کو فرزند عطا فرما۔ اور اے خدا کے برگزیدہ بندے جناب باری میں دعا فرما کہ مجھ کو فرزند عطا ہو چنانچہ ایک سال کے اندر لڑکا پیدا ہوا اپنے ارادے کے موافق حضور کے اسم سامی پر اسکا نام ''احمد رضا'' رکھا بفضل تعالیٰ اس وقت کہ ۱۳۴۷ھ اور ذی القعدہ کا مہینہ ہے صحیح وسالم اور زندہ ہے سچ ہے کہ خاصانِ خدا کے

عالم برزخ میں بھی تصرفات وفیوض بکثرت جاری بلکہ حیات دنیوی سے قوی تر۔

نفعنا اللہ تعالٰی ببرکاتھم فی الدنیا والقبر والمحشر امین

کتبہ عبدہ العاصی محمود جان القادری الرضوی طریقۃً السنی الحنفی مذہباً الپشاوری

مولداًالجام جودھپوری کاٹھیاواری اقامۃً عفا اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

قصیدہ متضمن سہ تاریخ درمنقبت قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین خاتمۃ الکاملین عمدۃ الواصلین امام اہلسنّت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا **شاہ احمد رضا خاں** بریلوی قدس سرہ القوی

از جناب مولانا مولوی ابوالمساکین **محمد ضیاء الدین** صاحب پیلی بھیتی زید مجدہم السامی

آج کیوں رنگ سیہ میں رنگ گیا سارا جہاں ۔۔۔ نیل گوں کس کی مصیبت میں ہے رنگ آسماں

کس کے درد وحزن میں کھوتا ہے عالم اپنی جان ۔۔۔ کس لئے کرتے ہیں مرغان چمن آہ وفغاں

اَبر کیوں فرطِ اَلم سے ہو گیا گریہ کناں ۔۔۔ جوش پر آئی ہیں جوشِ غم سے چشمان جہاں

غار مغرب میں گرا کیوں بیخودی سے آفتاب ۔۔۔ اوڑھ لی کالی رِدا شرقی اُفق نے ناگہاں

کس کے خونی آنسوؤں سے تر ہے دامانِ شفق ۔۔۔ چاک ہے جیب سحر ہو غم کا اسکے کیا بیاں

ماہِ کامل ہو گیا اندوہ سے گھٹ کر ہلال ۔۔۔ آگیا سورج گہن میں ہو گیا وہ بے نشاں

کیوں نہیں چلتی ہے نبض گردشِ دوراس گھڑی ۔۔۔ کیوں ہوئی ہے آج ساکن آسیائ آسماں

کیوں نہیں تھمتا ہے عین[1] غین[2] سے عین[3] سرشک ۔۔۔ اشکہای اعین[4] اعیان[5] ہیں کیوں باراں پیہم رواں

اسقدر کیوں فرطِ غم سے ہیں تلاطم پر بحار ۔۔۔ بیخودی موجوں میں ہے ایسی کہ کھوتی ہیں رواں

کوہ بھی اس صدمۂ جانکاہ سے کہ ہو گیا ۔۔۔ خم ہوئی پشتِ فلک ایسا ہوا وہ ناتواں

---

[1] آنکھ ۱۲۔ [2] ابر ۱۲۔ [3] باران ۱۲۔ [4] آنکھیں ۱۲۔ [5] اشیاء ۱۲۔

قلب مہ میں کس کے صدمہ سے ہوا داغ سیاہ
داغ بھی وہ داغ جو باقی رہے گا جاوداں

رتیح کس کے رنج میں یکجا نہیں پاتی قرار
غایت حیرت سے غنچہ ہو گیا بستہ دہاں

کس کے ماتم میں سراسر خاک برسر ہے زمین
اضطراب ایسا ہے کیوں چکر میں جو آسماں

کیوں عروس حسن باغ دہر پردے میں ہوئی
اس قدر کیوں چل رہی ہے تیز اَب بادِ خزاں

ہے کوئی گل زرد کوئی نیلگوں کوئی سیاہ
کس کی فرقت کس کے غم میں ہے بہارِ گلستاں

بے کلی کلیوں میں ہے ایسی کسی میں بالکل نہیں
بادِ صدمہ کے اثر سے اسکے دل کو کل کہاں

کیوں جگر غنچے کا پھٹ کر پارہ پارہ ہو گیا
بوئے گل کیوں بیقراری میں ہے مثلِ وحشیاں

عالَم سکتہ میں کیوں بے حس کھڑا ہے سرو آج
چشم لالہ حزن میں کس کے ہوئی ہے خونچکاں

چشمہائے اہل حق سے اس قدر آنسو بہے
ہو گیا ان سب کے مل جانے سے اک چشمہ رواں

زلزلہ ایسا قیامت خیز آیا کس لئے
ہل گئے جس سے قلوب جن وانس وقدسیاں

کوئی بیخود کوئی نالاں رکوئی دم بخود
کیا کہیں کس طور کا یہ دونوں عالَم کا سماں

دفعتہً ایسا ہوا کیوں انقلاب قلب دہر
ہو گیا زیر و زبر کیوں نظم اوراق جہاں

کیا اسی دم دم نکل جائیں گے دم سے صور کے
کیا ابھی ہو جائینگے یا رب فنا کون و مکاں

کیا ابھی ہو جائے گا ہنگامۂ محشر بپا
کیا صدائے نفسی نفسی سے پریشان ہوگی جاں

پوچھا گھبرا کر سبب اس کا ضیاء الدین نے
کس کی فرقت میں ہے ایسی حالت پیر و جواں

حالت گریہ میں مجھ سے کہا یہ احباب نے
کیا یہ اندوہِ قیامت خیز تجھ پر ہے نہاں

لو سنو فخرِ زماں محبوبِ محبوبِ خدا
شہد نام حق سے جس دم کر چکا شیریں زباں

ناگہاں پیکِ اجل لایا یہ مولا کا پیام
چھوڑو دنیا کو آؤ وصل سے ہو شادماں

سن کے یہ مژدہ عناصر کے قفس سے مرغِ روح
کر گیا پرواز فوراً سمت گلزارِ جناں

تھا وہ ایسا شاہ دیں جس کے اوصافِ حسن
ہیں بکثرت مختصر کرتا ہے یہ عاجز بیاں

ظلِ لطف و رحمت حق نائبِ فخرِ رُسل
روحِ عالَم روح ارواح ہمہ روحانیاں

تاج اس کا علم تھا اور تاج کی زینت عمل
خلعت اس سلطان کا خلق حَسن حُسنِ بیاں

اس کا تختِ مملکت تھا نصرت و فتح و ظفر
مسند اس کی تھی رضائے مرضی رب جہاں

ہر زماں اس کی وزارت میں زبان و خامہ تھا
بس یہی کرتے تھے جاری حکم آں شاہِ زماں

میر منشی تھا فصاحت اور بلاغت کا ثمر
زہد اس کا ہم نشیں تھا اور تقویٰ ہمقراں

لشکرِ کرار اس کا حسنِ توفیق خدا
تھا سپہ سالار رحم و لطف رب انس و جاں

اس کا بیت المال تھا گنجینۂ ہر علم و فن
عام بخشش پر وہ بڑھتا مثل سیلابِ رواں

انکساری و تواضع علم تھا اس کا سمند
تھا توکل اور قناعت ہمرکاب وہم عناں

توپ اور بندوق اس کی رُعب اقبال وجلال
حق نوری راست گوئی اس کی صمصام وسناں

تھا یہی باعث کہ جس بدخواہ دین کا سر اُٹھا
کر دیا اس کو قلم فوراً بشمشیرِ بیاں

زور کو اپنے جو کوئی آزماتا اہل شر
ایک دم میں اس کو کر دیتا وہ بیتاب وتواں

شیرِ حق کے ایک ہی نعرے سے پھٹ جاتا جگر
مذہب اقدس پہ ہوتا جو کوئی حملہ کناں

سیکڑوں بدکیش مل کر دین پر کرتے ستم
خاک میں تنہا ملا دیتا تھا ظلمِ ظالماں

خبث باطن کو چھپاتا کیسے ہی کوئی مگر
کھول دیتا تھا وہ اس چالاک کا رازِ نہاں

فتنہ و شر و ضلالت نے کیا جس دم ظہور
صفحۂ ہستی سے محو اس کا کیا نام ونشاں

نارِ ذلت میں جلایا اس وَقُودُ النّار کو
یک سرِ مو جس نے کی توہین شاہِ انس و جاں

کتنے ہی تھے کور باطن ان کو نورِ رشد سے
کر دیا بینا نظر آئی انہیں راہِ جناں

مقتدائے اشقیاء آتے تھے بہر گفتگو
منہ کی کھا کر بھاگتے اور بند ہوجاتی زباں

مرحبا صد آفریں اے بحرِ زخار علوم
چشمۂ رشد و ہدایت نورِ چشم کاملاں

آفتابِ علم سے تیرے ہوا جو مستفید
ہوگیا وہ علم کا مہ کردیا روشن جہاں

نور سے تیرے ہزاروں مہ زمین پر ہو گئے | آفتابِ چرخ تجھ پر کیوں نہ ہو نازش کناں
تجھ میں اور اس میں زمین و آسماں کا فرق ہے | اس میں فیض ظاہری اور تجھ میں دونوں ہمقراں
دونوں نہریں تجھ سے جاری ہوگئیں آفاق میں | تو ہے بحرِ اعظم شرع و طریقت بے گماں
فخر تیری ذات پر کرتا ہے خود ہر علم و فن | کیوں نہ میں تجھ کو کہوں فخرِ جہاں حبر زماں
لکھ ضیاءِ تاریخ اب جس سے زمانے کو رہے | یاد سالِ رحلت آل مقتدائے سنیاں
ایک مصرع میں ہیں دو سن ہے عجب یہ لطفِ خبیر | پیشوائے ١٣٤٠ اعظم و شیخ کرم قطب ١٣٤٠ جہاں
پھر کہو بے ساختہ شیرِ خدا بدرِ ہدیٰ | ہوگیا مرقوم اب یہ تیسرا سن بھی یہاں
روح مطلع[1] سے بساؤ سامعین کے پھر دماغ | ہے جوانی پر بہار گلشن مدح و بیاں
خوب جولانی پہ ہے اس دم مری طبع رسا | ہے سجا بادل سے پیہم بارش مضمون رواں
تاب حسن علم تو آرم چگونہ بر زبان | لمعہء افتاد خنداں شد از و باغ جہاں
اِنَّکَ[2] شَمْسُ الضُّحیٰ اَشْرَقَتْ سَاحَاتَ الْاَوَان | اِنَّکَ قَلَّدْتَ عُقُدَ الْمَنِّ فِی جِیْدِ الزَّمَان
رفت صیت مجدد و فضلت در ہمہ ردی زمیں | جملہ آفاق ست در توصیف تو رطب الساں
نعمت جودو نوالت خوان گیتی پر نمود | خوشہ چیں از خرمنِ فیضت ہمہ اہلِ جہاں
مرجع ارباب افتاد و فضیلت ذات تو | گشتہء علام دہر و مقتدائے کاملاں
آمدی در دورِ آخر خوردی آں جام جلال | پیش دستی بردہٗ اے شاہ بر پیشی نیاں
مہر و حبت آمدہ مر اہلِ سنت را دلیل | بغض تو لاریب باشد از نشان گمرہاں
اے ملقب با امام اہلِ سنت بودہٗ | نام تو احمد رضا خاں ورد ہر پیر و جواں
کنیت نغزے کہ نہادی بہ عبد المصطفیٰ[1] | راست آمد بر تو اے شیدائی شاہ انس و جاں

---

[1] نسیم رحمت و بوئے خوشی۔

[2] بیشک آپ پھر دن چڑھے کے آفتاب ہیں کہ اس وقت وہ اپنی تجلی میں کامل ہو جاتا ہے آپ کے آفتابِ علم نے میدان و فضائے زمانہ کو روشن کر دیا۔ بیشک آپ نے احسان کا ہار زمانے کے گلے میں پہنا دیا۔

می تر او داز لب مینائے ہر تصنیف تو ۔۔۔ بادۂ حب حبیب خالق ہر دو جہاں

اِنَّ[۱] بَدْرَ عِلْمِكَ قَدْ نَوَّرَ اَهْلَ الْوَرٰى ۔۔۔ قَدْ اَدَامَ فَيْضَكَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْمُسْتَعَانُ

رَحْمَةُ[۲] اللّٰهِ عَلَيْكَ فِى الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ ۔۔۔ راضی از تو باد دائم مالکِ کون و مکان

نَوَّرَ[۳] اللّٰهُ الرَّحِيْمُ قَبْرَكَ ای مہرِ دیں ۔۔۔ قَدَّسَ[۴] اللّٰہ تعالیٰ سِرَّكَ اے دلِ جواں

دستگیری من بے دست و پا کن اے کریم ۔۔۔ یک نگاہ مرحمت افگن بسوئے ناتواں

بار عصیان و گناہاں پشت من کردہ دوتا ۔۔۔ راست گردد گر شفاعت خواہی از رب زماں

ہست امیدم کہ آئی بہر امداد ضعیف ۔۔۔ در ہمہ رنج و غم و کرب و بلائے دو جہاں

انجم فیض علومت برسمات کمال ۔۔۔ جملہ عالم رامنور می نماید جاوداں

ولہ قطعۂ تاریخ مشتمل بر سال ولادت و رحلت و عمر شریف آں امام اہلسنّت

خسف میں افسوس آیا آج وہ بدرِ علوم ۔۔۔ ظلمت جہل و ضلالت کا ہوا جس سے زوال

اس کی خلقت[۵] سے ہلال علم کو دیکھا قمر ۔۔۔ اس کی رحلت[۶] سے قمر گھٹ کر ہوا مثل ہلال

کشتی دل آہ گرداب مصیبت میں گھری ۔۔۔ غم کے چکر میں ہوا دل چرخ گرداں کی مثال

آں قدح بشکست و آں ساقی نماندہ در جہاں ۔۔۔ تشنگی باقی و حیف آں بزم آمد در زوال

---

۱ بیشک آپ کے علم کے کامل چاند نے اہل زمانہ کو روشن کر دیا آپ کے فیض کو خدائے کریم ہمیشہ رکھے۔

۲ صبح و شام آپ پر خدا کی رحمت ہو ۱۲

۳ خدائے رحیم آپ کی قبر کو نورانی فرمائے۔

۴ اللہ تعالیٰ آپ کے بھید کو پاک کرے۔

۵ یعنی دس شوال کو اس آفتاب علوم نے طلوع فرمایا وہ تاریخ قمر کی تھی نہ ہلال کی پس مضمون مصرع کا لطف بڑھ کر آسمان خوبی پر پہنچا ۱۲ منہ۔

۶ پچیس صفر کو سفر کیا یعنی وہ آفتاب غروب ہوا اس تاریخ میں قمر صورۃً قریب بہ ہلال تھا اس شعر میں دو لطف ہیں کما لا یخفے ۱۲ منہ ادام فیضہ اللہ تعالیٰ۔

اس سراپا حسن و خوبی علوم و فضل کی ہے یہ تاریخ ولادت مظہر مجدد جمال ۱۲۷۲

ازسر افسوس لکھتا ہے ضیاء سال وفات چھپ گیا ابر اجل میں خوامجد و کمال

لفظ کوکب کو اگر لاؤ ہدیٰ کے قبل تم پھر تو دوران بقا کا ہو ہویدا سن و سال

تذکرۂ مصنف ذکر رضا صحیح و معتبر نہایت موجز و مختصر

مولوی محمد جان صاحب ابن مولوی حافظ غلام رسول صاحب اسماعیل ابن محمد صدیق صاحب ابن عمر صاحب ابن رمضان صاحب ابن صبور صاحب میر ابن حاجی محمد اکبر صاحب ابن مولوی حمید الدین صاحب ابن مولوی شاباز صاحب ابن خوش حال صاحب میر ابن گوہر صاحب ابن رحمۃ اللہ صاحب ابن خواجہ عبید اللہ صاحب میراں افغان میں بڑے بڑے امراء وسلاطین ہو گئے ہیں فی الحال صوات ونبیرہ اباخیل میں کثیر التعداد ہیں ذی عزت وثروت واصحابِ علم ہنر وشجاعت وحکومت وسخاوت ہیں۔ اس قوم کی مہمان نوازی دنیا میں ضرب المثال ہے اصل میں یہ افغان کشمیری قوم میر ملک زئی مشہور ہے اور کاغذات ودفاتر حکومت میں اسی طرح مسطور ہے۔ آپ تحصیل علوم فرما کر تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ ہوئے۔ پشاور سے تشریف لا کر ملک کاٹھیاوار موضع جام جودھپور میں اقامت فرمائی۔ اوائل عمر میں بکمال دلچسپی ردنصاریٰ کی طرف زیادہ توجہ رہی بڑے بڑے جلسوں مین پادریوں سے مناظرہ ہوتا اور کلمۃ اللہ ھی العلیا کی ضیا اور حقانیت اسلام کے انوار سے ظلمات اباطیل کا نشان تک نہ رہتا آخر میں رد وہابیہ میں تقریراً وتحریراً کامل حصہ لیا اور لے رہے ہیں اگر چہ دیگر فرق باطلہ کی شناعت و بطالت مدلل بیان فرماتے لیکن ان

دونوں کا بطلان اعلیٰ پیمانے پر معرضِ اظہار میں لاتے ہیں ہندوستان کے علاوہ افریقہ میں بھی بہت کچھ تبلیغ فرمائی اور اس وقت تک نہایت جوش وخروش سے فرمارہے ہیں۔ مخالفین و معاندین حق کی مخالفت وعداوت کی پرواہ نہیں۔ احیائے سنت و اماتت بدعت میں تا امکان و قدرت پہلوتہی نہیں کرتے اگرچہ تکالیف شدیدہ و مصائب گونا گوں کا بہت زور وشور سے مقابلہ ہوا رہو رہا ہی لیکن صبر واستقلال کی سپر دونوں ہاتھوں سے خوب مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔ بریلی جاکر جامع شریعت وطریقت امام اہل سنت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ کے دست اقدس پر بیعت فرمائی بیعت کے بعد ہی سند خلافت حاصل ہوئی۔ آپ کی تصانیف سے کتاب ''ایضاح سنت'' جو ۱۳۳۱ھ میں طبع ہوکر شائع ہوئی اور ہنوز ہورہی ہے خوب واضح طور پر اس امر کا ثبوت دے رہی ہے کہ آپ کو احقاقِ حق وابطالِ باطل میں سرگرمی وملکہء تامہ حاصل ہی کیوں نہ ہو اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِأَبِیْہِ کا مضمون آپ نے صادق کردکھایا چنانچہ آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ردّ امام غیر مقلدین مولوی اسمٰعیل دہلوی نہایت شدومد سے کیا۔ اپنے زمانہ کے استاد الاساتذہ تھے۔ ''کابل'' قندھار، بلخ، بخارا، یارقند، ثمرقند وغیرہ سے تشنگانِ علوم مسافت بعیدہ قطع کرکے آتے اور اچھی طرح اس ساقی علوم وفنون سے سیرابی حاصل کرکے اپنے اپنے شہر میں تشریف لے جاکر نشر علم و فنون فرماتے۔ وہابیت کی بیخ کنی پیشتر کے اضلاع میں آپ ہی نے فرمائی آپ کے وقت میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنا سکہ خوب بٹھایا تھا۔ بخیال دور اندیشی اس نے کوٹے ملا صاحب کو جو بڑے معقول تھے۔ اپنا خلیفہ وجانشین کیا تھا۔ بڑے بڑے سردارانِ قومِ افغان ان کے دام تزدیر میں پھنس گئے تھے اس وقت آپ کے پیر ومرشد اخوند صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ صاحبِ کرامات صوات میں موجود تھے ان کے حکم سے آپ نے وہابیہ غیر مقلدین سے کئی مرتبہ مناظرہ فرمایا اور ان کے عقائدِ کفریہ خیالاتِ باطلہ کو قوم افغاں میں طشت از بام کیا

یہانتک کہ تمام لوگوں کے نزدیک یہ فرقہ کافرو خاسر ٹھہرا اگر چہ ایک مدت دراز تک اس مرد حق کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا انجام کار اس مولیٰ تبارک تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی وہابیہ سے بعض قتل ہوئے اور بعض پر زدوکوب اور اکثر اپنی جان لیکر بھاگ گئے۔ ملک پاک ہوا سیکڑوں مسلمان احسان مند و شکر گزار ہوئے آپ نے تفسیر کلامِ ربانی لکھی آپ کے کتب خانے میں وہ نایاب قلمی کتابیں تھیں جو بڑے بڑے کتب خانوں میں نہ ملتیں۔ آپ بہت اچھے واعظ تھے آپ کے جلسہء وعظ میں ہزاروں آدمی ہوتے۔ پشاور کے ذی عزت ثروت آپ کو مدعو کرتے تین تین چار چار ماہ تک سلسلۂ وعظ مسلسل رہتا وعظ کے جلسے کے لئے ڈھنڈورا پیٹا جاتا۔ آپ قاضی و مفتی تھے۔ شرعی فیصلے فرمایا کرتے۔ علماء وفضلاء آپ کے فتاویٰ کو نہایت عزت کی نظر سے دیکھتے۔ اخوند صاحب کے وہاں نہایت تعظیم و تکریم سے رمضان المبارک میں آپ مدعو ہوتے اور تراویح میں ختم قرآن کریم اخوند صاحب کے وہاں فرماتے۔ اخوند صاحب اور اکثر اہل اسلام نہایت ذوق وشوق سے کلام مجید سنتے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

ضیاء الدین پیلی بھیتی

مصحح کتاب ہذا غفرلہ المولیٰ تعالیٰ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے، دوستی، الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی غلامی کی بناء پر تھا جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں، کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے، عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علم وفنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر بُرے سے بدتر بُرا نہ جانا یا اسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے۔ قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، واللہ اپنے حال پر رحم کرو۔

(تمہید ایمان، ص ۶-۷، مطبوعہ لاہور)